احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

مئی 2019ء

تقویٰ کے انفرادی و اجتماعی زندگی پر اثرات

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا علمی و فکری خصوصی خطاب

رمضان المبارک

جود و سخا اور باطنی اصلاح کا موسم

رمضان، اعتکاف اور لیلۃ القدر

خلوت اور قربت کے حصول کا ذریعہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی او آئی سی کانفرنس میں شرکت اور خطاب

او آئی سی نے متفقہ قرارداد میں شیخ الاسلام اور منہاج القرآن کی عالمگیر خدمات پر خراج تحسین پیش کیا

جنوبی پنجاب میں قرآنی انسائیکلوپیڈیا کی تقاریبِ رونمائی

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کا ملتان، ڈیرہ غازی خان، رحیم یار خان، بہاولپور، خانپور و دیگر شہروں میں خطاب

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی او آئی سی کانفرنس میں شرکت اور خطاب

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام 23 شادیوں کی اجتماعی تقریب

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

بفیضان نظر

قدوۃ الاولیاء شیخ الشیوخ حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادی قدس سرہ العزیز

زیر سرپرستی

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ

زیر نگرانی

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری | ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

جلد: 33 شمارہ: 5 رمضان ۱۴۴۰ھ مئی 2019ء

حسن ترتیب

(اداریہ) او آئی سی کی قرارداد۔ اجلاس مجلسِ شوریٰ۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن	چیف ایڈیٹر	3
القرآن: تقویٰ کے انفرادی و اجتماعی زندگی پر اثرات	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری	5
الفقہ: روزہ کی حفاظت کیونکر ممکن ہے؟	مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی	11
جود و سخا اور باطنی اصلاح کا موسم	محمد یوسف منہاجین	15
رمضان، اعتکاف اور لیلۃ القدر	علامہ غلام مرتضیٰ علوی	21
رمضان المبارک میں آنے والے مبارک ایام کا تذکرہ	ڈاکٹر شفاقت علی بغدادی	24
شیخ الاسلام کی او آئی سی کانفرنس میں شرکت اور خصوصی خطاب	نوراللہ صدیقی	29
قرآنی انسائیکلوپیڈیا تقریبات میں ڈاکٹر حسن محی الدین کی شرکت	شہباز طاہر	33
MWF کے زیر اہتمام اجتماعی شادیاں	عبدالحفیظ چودھری	36
خصوصی ہدایات برائے معتکفین۔ شہر اعتکاف ۲۰۱۹ء		39

چیف ایڈیٹر نوراللہ صدیقی

ایڈیٹر محمد یوسف

ڈپٹی ایڈیٹر محبوب حسین

ایڈیٹوریل بورڈ

محمد فاروق رانا، عین الحق بغدادی

محمد رفیق نجم، محمد ندیم چودھری

مجلس مشاورت

خرم نواز گنڈاپور، احمد نواز انجم

جی ایم ملک، تنویر احمد خان، سرفراز احمد خان

منظور حسین قادری، غلام مرتضیٰ علوی

قلمی معاونین

مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، پروفیسر محمد نصراللہ معینی

ڈاکٹر طاہر حمید تنولی، پروفیسر محمد الیاس اعظمی

ڈاکٹر ممتاز احمد سدیدی، علامہ شہزاد مجددی، محمد افضل قادری

کمپیوٹر آپریٹر محمد اشفاق انجم گرافکس عبدالسلام

خطاطی محمد اکرم قادری عکاسی قاضی محمود الاسلام

ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ

www.minhaj.info

www.facebook.com/minhajulquran

email:mqmujallah@gmail.com (مجلّہ آفس و سالانہ خریداران)

minhaj.membership@gmail.com (نظامت ممبرشپ/رفقاء)

smdfa@minhaj.org (بیرون ملک رفقاء)

قیمت فی شمارہ: 35 روپے

سالانہ خریداری: 350 روپے

انتباہ! مجلّہ منہاج القرآن میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کئے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت ہے اور نہ ہی ادارہ فریقین کے درمیان کسی بھی قسم کے لین دین کا ذمہ دار ہوگا۔

بدل اشتراک: مشرق وسطی جنوب مشرقی ایشیاء، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ وریاستہائے متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ

ترسیل زر کا پتہ: اکاؤنٹ نمبر 01970014575103 حبیب بینک فیصل ٹاؤن برانچ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان

ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور UAN:042-111-140-140 Ext:128

حمد باری تعالیٰ

الٰہی! میں ہوں بس خطا وار تیرا
مجھے بخش! ہے نام غفار تیرا

مرض لادوا کی دوا کس سے چاہوں
تو شافی ہے میرا، میں بیمار تیرا

کہاں جائے، جبکہ نہ ہو کوئی تجھ بن
کسے ڈھونڈے، جو ہو طلب گار تیرا

خبر لیجیو! میری اس دم سے الٰہی!
کھلے جب کہ بخشش کا بازار تیرا

نہ ڈر دشمنوں سے رہا، مجھ کو جب سے
کہا تو نے میں ہوں مدد گار تیرا

الٰہی رہے وقت مرنے کے جاری
بہ تصدیقِ دل لب پہ اقرار تیرا

نہیں دونوں عالم سے کچھ مجھ کو طلب
تو مطلوب، میں ہوں طلب گار تیرا

نہ ڈر فوج عصیاں سے، گرچہ بہت ہے
کہ ہے رحم حق کا مددگار تیرا

(حاجی امداداللہ مہاجر مکی)

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوشبو ہے دو عالم میں تری اے گُلِ چیدہ
کس منہ سے بیاں ہوں ترے اوصافِ حمیدہ

تجھ سا کوئی آیا ہے نہ آئے گا جہاں میں
دیتا ہے گواہی یہی عالم کا جریدہ

اے ہادیٔ برحقؐ تری ہر بات ہے سچی
دیدہ سے بھی بڑھ کر ہے ترے لب سے شنیدہ

اے رحمتِؐ عالم تری یادوں کی بدولت
کس درجہ سکوں میں ہے مرا قلبِ تپیدہ

تو روحِ زمن، روحِ چمن، روحِ بہاراں
تو جانِ بیاں، جانِ غزل، جانِ قصیدہ

ہے طالبِ الطاف مرا حالِ پریشاں
محتاجِ توجہ ہے مرا رنگِ پریدہ

خیرات مجھے اپنی محبت کی عطا کر
آیا ہوں ترے در پہ، بہ دامانِ دریدہ!

یُوں دور ہوں تائبؔ میں حریمِ نبویؐ سے
صحرا میں ہو جس طرح کوئی شاخِ بریدہ

(حفیظ تائب)

اداریہ

او آئی سی کی قرارداد.....شوریٰ کا اجلاس.....سانحہ ماڈل ٹاؤن

انسداد دہشت گردی کے حوالے سے تعلیم کے کردار پر او آئی سی نے 9 اور 10 اپریل کو سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں دو روزہ کانفرنس منعقد کی۔ اس کانفرنس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا۔ دو روز جاری رہنے والی کانفرنس کی متفقہ قرارداد میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو شاندار عالمگیر علمی خدمات انجام دینے پر مبارکباد دی گئی اور قرارداد میں 2010ء میں خودکش دھماکوں کے خلاف دیئے گئے ان کے فتویٰ اور 2015ء میں مرتب کیے گئے امن نصاب پر ان کی خدمات کو سراہا گیا۔ اس کے علاوہ منہاج القرآن کے عالمگیر علمی، اصلاحی، فلاحی کردار پر بھی خراج تحسین پیش کیا گیا۔ قرارداد میں تجویز کیا گیا کہ عالم اسلام کی تمام جامعات شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے مرتب کردہ فروغ امن نصاب سے استفادہ کریں۔ او آئی سی کی طرف سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو خصوصی شیلڈ سے بھی نوازا گیا۔ بلاشبہ او آئی سی کی طرف سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو مدعو کرنا اور پھر ان کی خدمات کو سراہا جانا قابل تحسین اور منہاج القرآن انٹرنیشنل کی 38 سالہ علمی، اصلاحی، فلاحی جدوجہد کا قابل فخر اعتراف ہے۔ اس پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور منہاج القرآن کے جملہ رفقاء، ذمہ داران اور وابستگان مبارکباد کے مستحق ہیں۔ حکیم الامت علامہ محمد اقبالؒ نے فرمایا تھا ”ارادے جن کے پختہ ہوں، نظر جن کی خدا پر ہو.....تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے“۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی جدوجہد حکیم الامت کے مذکورہ بالا شعر کی عملی تفسیر ہے۔ 38 سال کے سفر میں بے شمار رکاوٹیں آئیں، مخالفین نے ریشہ دوانیاں بھی کیں اور جدوجہد کے اس سفر کو بزور بندوق روک دینے کی مذموم حرکتیں بھی کی گئیں مگر عشق و مستی اور علم و عمل کا یہ قافلہ رواں دواں رہا اور آج یہ قافلہ دنیا کے چپے چپے میں جا کر علم اور عمل کی روشنی پھیلا رہا ہے اور دنیا بے ساختہ خراج تحسین پیش کر رہی ہے۔ منہاج القرآن کے اس عظیم سفر اور کامیابیوں پر انگلی اٹھانے والے آج انگشت بدنداں ہیں اور یہ قافلہ آگے بڑھ رہا ہے۔ ایک اور موقع پر حکیم الامت نے فرمایا تھا ”ہزار خوف ہو لیکن زباں ہو دل کی رفیق۔۔۔ یہی رہا ہے ازل سے قلندروں کا طریق“۔ الحمدللہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے علمی تبحر اور تجدیدی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔ آپ کا نام عالم عرب و عجم کے علمی و دینی حلقوں میں یکساں مقبولیت اور اپنی پہچان رکھتا ہے۔ آپ سے اخذ فیض کرنے والوں میں دنیائے عرب کے نامور علمائے کرام و شیوخ عظام بھی شامل ہیں۔ آپ کی دینی اور عصری علوم میں سرپرستی و رہنمائی سے جہاں براہ راست ہزاروں طلباء و طالبات زیور علم سے آراستہ ہو کر فارغ التحصیل ہوئے اور ہو رہے ہیں وہیں تحریک منہاج القرآن سے وابستہ بالخصوص اور جمیع امت مسلمہ کے بالعموم کروڑوں افراد بھی آپ سے علمی طور پر مستفید ہو رہے ہیں۔ اللہ رب العزت سے کروڑ ہا بار دعا ہے کہ وہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا سایہ صحت و تندرستی کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔

شوریٰ کا اجلاس

5 اپریل 2019ء کو منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ میں شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کی۔ شوریٰ کے اجلاس میں تمام شعبہ جات نے اپنی سالانہ کارکردگی رپورٹ پیش کی، جن میں علماء کونسل، منہاج القرآن ویمن لیگ، منہاج القرآن یوتھ لیگ، مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ اور سوشل میڈیا بطور خاص شامل تھے۔ شوریٰ کے اجلاس میں سنٹرل پنجاب، جنوبی پنجاب اور شمالی پنجاب کے زونز کی کارکردگی رپورٹس بھی پیش کی گئیں اور پہلی پوزیشن حاصل کرنے پر شمالی پنجاب کے نائب ناظم اعلیٰ علامہ رانا محمد ادریس کو خصوصی انعام سے نوازا گیا اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

نے جملہ نائب ناظمین اعلیٰ کو شاندار کارکردگی پر مبارکباد دی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے شوریٰ کے اجلاس میں قرآنی انسائیکلوپیڈیا کی تاریخ ساز تقاریب رونمائی کے انعقاد اور قرآنی انسائیکلوپیڈیا کے ہزاروں سیٹس کی ترسیل اور تقاریب رونمائی میں لاکھوں افراد کی شرکت پر انتہائی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے تمام تنظیمات کو مبارکباد دی۔ انہوں نے فرمایا کہ قرآنی انسائیکلوپیڈیا کے حوالے سے جو پذیرائی تحریک کے حصے میں آئی ہے، اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ شوریٰ کے اجلاس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی سیاسی جدوجہد اور ماڈل ٹاؤن کے شہداء کے انصاف کیلئے کی گئی قانونی چارہ جوئی پر انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ شرکائے اجلاس نے نظام کی تبدیلی کیلئے بروئے کار لائی جانے والی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی خدمات پر بھی انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ شرکائے اجلاس کا موقف تھا کہ دسمبر 2012ء اور 2013ء میں نظام انتخاب کی اصلاح اور بے رحم احتساب کیلئے جو جدوجہد کی گئی تھی اس سے احتساب کا دروازہ کھلا۔ شرکائے اجلاس نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کے انصاف کیلئے سپریم کورٹ کے لارجر بنچ کے سامنے پیش ہوکر نئی جے آئی ٹی کی تشکیل کیلئے موثر دلائل دینے اور لارجر بنچ کو مطمئن کرنے کے حوالے سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی خدمات کو سراہا۔ اجلاس میں 3 قراردادیں بھی منظور کی گئیں جن میں کہا گیا کہ ریاست یا حکومت کسی سیٹلمنٹ کی طرف جارہی ہے تو خدا کیلئے سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہیدوں کو اس کا حصہ نہ بنایا جائے۔ دوسری قرارداد میں سانحہ کرائسٹ چرچ پر نیوزی لینڈ کی وزیراعظم کے ہمدردانہ انسانی کردار پر خراج تحسین پیش کیا گیا۔ تیسری قرارداد میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو قرآنی انسائیکلوپیڈیا کی تالیف اور عظیم الشان پذیرائی پر مبارکباد دی گئی۔

سانحہ ماڈل ٹاؤن (تازہ ترین قانونی صورتحال)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کی ازسرنو تفتیش کیلئے جے آئی ٹی کی تشکیل کیلئے سپریم کورٹ کے لارجر بنچ کے سامنے پیش ہوکر یہ دلائل دیئے تھے کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کی آج کے دن تک غیر جانبدار تفتیش نہیں ہوئی اور نہ ہی کسی جے آئی ٹی نے سانحہ کے زخمی یا چشم دید گواہ کا بیان قلمبند کیا۔ اس کے علاوہ بہت سارے نئے حقائق منظر عام پر آئے ہیں جنہیں ریکارڈ پر لانے کیلئے سانحہ ماڈل ٹاؤن کی ازسرنو تحقیق ضروری ہے۔ سپریم کورٹ لارجر بنچ کے سامنے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے اس موقف کو تسلیم کیا گیا اور نئی جے آئی ٹی بنائے جانے کا حکم دیا گیا۔ نئی جے آئی ٹی تشکیل پا گئی اور اس جے آئی ٹی نے پہلی بار سانحہ ماڈل ٹاؤن کے ماسٹر مائنڈز نواز شریف، شہباز شریف، رانا ثناء اللہ، ڈاکٹر توقیر شاہ اور اشرافیہ کے حواریوں سابق وزراء کے بیانات قلمبند کیے۔ جے آئی ٹی نے پہلی بار شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء چشم دید گواہان اور زخمیوں کے بھی بیانات قلمبند کیے۔ جے آئی ٹی اپنا کام مکمل کر چکی تھی اور آخری مرحلہ رپورٹ مرتب کرنے کا تھا کہ لاہور ہائیکورٹ کے ایک حکم جاری ہونے کے بعد جے آئی ٹی کو کام کرنے سے روک دیا گیا۔ جے آئی ٹی کو جس فل بنچ نے کام کرنے سے روکا اس کی تشکیل پر ایڈووکیٹ جنرل پنجاب اور شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء نے تحفظات کا اظہار کیا کیونکہ نئی جے آئی ٹی کی تشکیل کے حوالے سے ڈویژن بنچ اس بات کا جائزہ لے رہا تھا کہ آیا لاہور ہائیکورٹ کا بنچ سپریم کورٹ کے لارجر بنچ کے روبرو سیٹل ہونے والی درخواست کی سماعت کرنے کا اختیار رکھتا ہے کہ نہیں؟ اس پر فل بنچ تشکیل دینے کی ایک نئی پٹیشن دائر کر دی گئی جس نے جے آئی ٹی کو کام کرنے سے روک دیا۔ اس پر تنزیلہ امجد شہید کی بیٹی بسمہ امجد نے چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ کو 15 اپریل 2019ء کو درخواست دی کہ فل بنچ تشکیل دیئے جانے کے فیصلے پر نظر ثانی کی جائے اور کیس دوبارہ ڈویژن بنچ کو بھجوایا جائے۔ اگر بنچ میں کوئی تبدیلی مقصود ہو تو ضابطے کے مطابق اسی میں ایک ممبر کا اضافہ کیا جائے۔ بسمہ امجد نے اپنی درخواست میں اس ضمن میں قانونی پہلو بھی اجاگر کیے ہیں، اب اس درخواست پر سماعت 23 اپریل کو ہوگی۔ 17 جون 2014ء کے دن ماڈل ٹاؤن میں 14 شہریوں کو قتل اور 100 کے قریب شہریوں کو شدید مضروب کر دیا گیا تھا اور 5 سال گزر جانے کے بعد بھی انصاف نہیں ہوا۔ شہداء کے ورثاء اور زخمیوں کو انصاف دینا عدلیہ اور ریاست کی ذمہ داری ہے مگر دکھی دل کے ساتھ یہ لکھ رہے ہیں کہ ملکی تاریخ کے اندوہناک سانحہ پر مظلوم تاحال انصاف کے منتظر ہیں۔ (چیف ایڈیٹر: نوراللہ صدیقی)

تقویٰ کے انفرادی و اجتماعی زندگی پر اثرات

تقویٰ کے نور سے نیکی اور بدی میں تفریق کرنے والا شعور عطا ہوتا ہے

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا علمی، فکری، خصوصی خطاب☆

ترتیب وتدوین محمد یوسف منہاجین/ معاون: محبوب حسین

گزشتہ سے پیوستہ

زیرِ نظر مضمون کے پہلے حصہ (شائع شدہ اپریل 2019ء) میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تقویٰ کی وضاحت کرتے ہوئے اس کی شرائط اور تقاضوں کو بالتفصیل بیان فرمایا۔ آپ نے اس امر کی وضاحت کی کہ ہم نے ترجیحات میں اختلاط کے باعث تقویٰ اور اس جیسے دیگر ایمانی حقائق کو عملاً نظر انداز کر رکھا ہے۔ ہم دینِ اسلام کے کسی ایک تصور یا عبادت میں سے Pick & Choose کی روش پر گامزن ہیں، اس بناء پر وہ ایمانی حقیقت جسے مکمل طور پر اختیار کرنے کا حکم ہے، اس پر جزوی عمل کے باعث ہم اس کے کماحقہ اثرات و نتائج سے محروم رہتے ہیں۔ قرآن مجید ہدایت ہے مگر ہدایت کا معنی ہر ایک کے لیے یکساں نہیں ہے۔ ھدیً للناس کا معنی ’’وضاحت کے ساتھ بیان کرنا‘‘ ہے کہ قرآن مجید لوگوں کے لیے ہر ضروری چیز کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔ جبکہ ھدیً للمتقین کے اعلان سے قرآنی ہدایت کے حقدار صرف متقین کو ٹھہرایا گیا ہے۔

شیخ الاسلام نے قرآنی مرتبہ ہدایت پر فائز ہونے کے لیے یقین کے حصول اور تشکیک کے سدِ باب کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے تشکیک اور تذبذب کا علاج صحبتِ صالحہ کو قرار دیا اور معنوی صحبت کی وضاحت کرتے ہوئے اس کی اقسام کو بیان فرمایا۔

اس مضمون کا آخری حصہ نذرِ قارئین ہے:

تقویٰ اور ہدایت کے باہمی تعلق اور شرائط و تقاضوں کے مطالعہ کے بعد اب آیئے تقویٰ کے نتائج و ثمرات اور اس کے انفرادی و اجتماعی زندگی پر اثرات پر ایک نظر ڈالتے ہیں:

تقویٰ اور حق و باطل میں فرق کا شعور

متقین کو اللہ رب العزت کی بارگاہ سے نصیب ہونے والی ہدایت کا سب سے بڑا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ متقی کو حق و باطل میں فرق کرنے کا شعور عطا ہوجاتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنۡ تَتَّقُوا اللّٰهَ یَجۡعَلۡ لَّکُمۡ فُرۡقَانًا.

’’اے ایمان والو! اگر تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو گے (تو) وہ تمہارے لیے حق و باطل میں فرق کرنے والی حجت (و ہدایت) مقرر فرما دے گا‘‘۔

یعنی تقویٰ کے ذریعے تمہیں یہ بنیادی شعور مل جائے گا کہ تم حق و باطل اور خیر و شر میں فرق کرنے کی صلاحیت و معرفت کے حامل ہوجاؤ گے۔

ہماری اصل ضرورت اور تقاضا نیکی اور بدی، خیر اور شر، گمراہی اور ہدایت میں فرق کرنے کے شعور کا حصول ہے اور تقویٰ سے پیدا ہونے والے نور سے اللہ تعالیٰ ہمیں یہ شعور عطا فرمادیتا ہے۔ پھر اُس نور سے ایک خاص قسم کا علم اور معرفت متقی شخص کا نصیب ہوجاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی اُمّی (جو کسی مدرسہ و مکتب میں نہیں پڑھے) اولیاء اپنے وقت کے قطب

☆ (خطاب نمبر: Fj-17) (تاریخ: 4 فروری 2017ء)

ہوئے اور ولایت میں اعلیٰ مرتبے تک پہنچے۔ انہوں نے علم و حکمت کی کتابیں امت کو دیں، ہزار ہا لوگوں تک رُشد و ہدایت پہنچائی اور ساری مخلوق کے مرجع بنے حالانکہ خود ایک سطر بھی نہ لکھ سکتے تھے اور ایک دن بھی کسی مکتب میں استاذ کے پاس جا کر ایک صفحہ نہیں پڑھے تھے۔ اُن کو یہ تمام علم و معرفت اور مرتبۂ فرقان بطریقِ تقویٰ ہی حاصل ہوا تھا۔

تقویٰ اور رنج وغم سے آزادی

تقویٰ سے جہاں حق و باطل اور نیکی و بدی میں فرق کا شعور حاصل ہوتا ہے وہیں تقویٰ کے ذریعے انسان کو اللہ رب العزت کی بارگاہ سے دنیا و آخرت کے رنج وغم سے نکلنے کی سبیل بھی میسر آجاتی ہے۔ ارشاد فرمایا:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا. (الطلاق، ۶۵:۲)

''اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اس کے لیے (دنیا و آخرت کے رنج وغم سے) نکلنے کی راہ پیدا فرما دیتا ہے''۔

تقویٰ اختیار کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو مخرج (Exit) عطا کیا جاتا ہے، اس مخرج (Exit) سے کیا مراد ہے؟ اس کی وضاحت ایک مثال سے کرتا ہوں۔ اگر ہم کسی ایسے شہر یا گاؤں جانا چاہتے ہوں جو موٹروے پر نہیں ہے لیکن ہم سفر موٹروے پر کر رہے ہوں تو موٹروے پر جگہ جگہ exit بنے ہوتے ہیں۔ ہم کسی Exit پر اترتے ہیں تو ہمیں وہ راستہ مل جاتا ہے جو سیدھا ہمیں ہمارے متعلقہ گاؤں یا شہر میں لے جاتا ہے۔ گویا جب ہم کسی ایک خاص صورت حال (Situation) میں پھنسے ہوئے ہوں تو جس راستے یا ذریعے سے اُس سے نکل جائیں تو اس راستہ کو مخرج (exit) کہتے ہیں۔ اسی طرح جب ہم شک، شبہ، گناہوں، بربادی، خطرات، ذہنی ضلالات، تنگیوں اور پریشانیوں میں پھنسے ہوئے ہوں تو تقویٰ ہمیں مخرج (exit) دے گا اور اس مشکل سے باہر نکال دے گا۔ معلوم ہوا کہ تقویٰ کے ذریعے ایک ایسی راہنمائی ملتی ہے جو ہمیں اُلجھن سے نکال کر منزل تک پہنچاتی ہے۔۔۔ تقویٰ ایک ایسا راستہ کھول دے گا کہ پریشانیوں اور شکوک وشبہات کی فضا میں ایک exit آجائے گا۔۔۔ ایک بند جگہ چشمے کی طرح کھل جائے گی اور وہاں سے اس کے لیے نور پھوٹ پڑے گا۔ ارشاد فرمایا:

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ. (الزمر، ۳۹:۲۲)

''اللہ نے جس شخص کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیا ہو تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر (فائز) ہوجاتا ہے''۔

یعنی جس کا سینہ اللہ تعالیٰ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے تو اُسے بطریقِ تقویٰ نور ملے گا اور وہ نور اُسے شرحِ صدر، انفتاح اور معرفت عطا کرے گا۔

تقویٰ از خود (itself) دلیل ہے

اللہ رب العزت کے فرمان ''ھدًی للمتقین'' میں ہدایت سے مراد دلیل اور حجتِ قاطعہ ہے۔ ایسی دلیل جو مکمل رہنمائی (Complete Guidance) ہے اور صحیح راہ اور منزلِ مقصود تک پہنچانے والی ہے۔

دلیل کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ وہ بات جس سے استدلال و استنباط کیا جاتا ہے۔

۲۔ وہ بات جو بذاتِ خود (Itself) دلیل ہے۔

دلیل کی پہلی قسم وہ ہے جس سے ہم علوم و فنون میں استدلال و استنباط (derive) کرتے ہیں، عقل و صلاحیت استعمال کرتے ہیں اور کوئی مطلوبہ چیز اخذ کرتے ہیں۔ وہ دلیل جس سے بطریقِ استدلال further intellectual effort اور مزید دماغی، ذہنی، محنت کے ساتھ اخذ کرنے سے ہدایت ملے، هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ میں مذکور ہدایت سے مراد یہ دلیل نہیں ہے۔ اس لیے کہ ایسی دلیل اہلِ علم کے لیے آگے مسائل سمجھانے کے لیے ہوتی ہے۔ اگر ہدایت سے مراد یہ دلیل لیں تو پھر اس کا مطلب یہ ہوگا کہ قرآن مجید صرف پڑھے لکھے لوگوں کے لیے ہدایت ہے جبکہ حقیقت یہ نہیں ہے۔ قرآن مجید نے یہاں هُدًى لِّلْعُلَمَاء، هُدًى لِّلْفُقَهَاء، هُدًى لِّلْمُتَكَلِّمِيْن، هُدًى لِّلْفَلَاسِفَة اور هُدًى لِّلْمُتَفَكِّرِيْن نہیں کہا کہ قرآن مجید تدبر و تفکر کرنے والوں اور اہلِ علم و فن کے لیے ہدایت ہے بلکہ فرمایا:

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ٥

(یہ) پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

متقی کے لیے بہت بڑا عالم وفقیہ ہونا، متکلم، فلسفی اور منطقی ہونا ضروری نہیں۔ ضروری علمِ دین تو ہر شخص کے لیے لازم ہے، اس لیے کہ اُس کے بغیر تقویٰ نہیں مگر متقی ہونے کے لیے بہت اونچے درجے کا عالم ہونا اور علم کے بڑے اونچے مرتبے درکار نہیں ہیں۔ اس لیے کہ تقویٰ وہ دلیل ہے کہ جس کے ساتھ قطعی علم، شعور، معرفت، فہم اور فرقان نصیب ہوتا ہے۔ تقویٰ کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جو استدلالِ نظری، استدلالِ عقلی اور استدلالِ فکری پر مبنی ہو بلکہ تقویٰ از خود (itself) دلیل ہے۔ پڑھا لکھا آدمی قرآن پڑھے تو اُسے بھی ہدایت ملے گی لیکن شرط یہ ہے کہ تقویٰ ہو۔۔۔ اَن پڑھ قرآن پڑھے تو اُسے بھی روشنی مل جائے گی۔۔۔ ظلمت کا قفل ٹوٹ جائے گا۔۔۔ اندھیرے میں بھی نور کی ایک کرن اور چشمہ پھوٹ پڑے گا۔۔۔ لیکن شرط یہ ہے کہ بندہ متقی ہو۔ تقویٰ کی دولت سے دامن معمور ہو تو پھر بندۂ مومن کتابوں کا محتاج نہیں رہتا بلکہ قرآن مجید اور حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ خود اس کی کفیل ہوجاتی ہے۔

اگر قرآن مجید ایسی ہدایت یا دلیل ہوتا جو صرف منطقی وفلسفی استدلال سے ممکن ہے تو پھر صرف وہی بندے ہدایت پاتے جو زیادہ تعلیم یافتہ ہوتے اور اس سے اخذ و استنباط کے قابل ہوتے۔ اس صورت میں اُن لوگوں کا کیا قصور جو زیادہ تعلیم یافتہ نہیں مگر متقی ہیں۔۔۔ سادا دن ہل چلاتے ہیں، مگر نماز، روزہ کی پابندی کرتے، حلال وحرام کا خیال رکھتے، رذائلِ اخلاق سے پاک اور اعلیٰ اخلاق اقدار کے حامل ہیں تو ایسے لوگوں کا کیا قصور ہے کہ وہ قرآنی ہدایت سے محروم رہیں۔۔۔؟

پس قرآن مجید سب لوگوں کے لیے بنفسہ (itself) دلیل ہے، یہ از خود منبعِ ہدایت ہے لیکن شرط یہ ہے کہ تقویٰ ہو۔

قرآن مجید کیونکر منبعِ ہدایت ہے۔۔۔؟

قرآن مجید قلب میں یقین پیدا کرتا ہے اور اس یقین کے ذریعے ہدایت کے مزید راستے کھلتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا ۚ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ (التوبة، ۹:۱۲۴)

”اور جب بھی کوئی سورت نازل کی جاتی ہے تو ان (منافقوں) میں سے بعض (شرارتاً) یہ کہتے ہیں کہ تم میں سے کون ہے جسے اس (سورت) نے ایمان میں زیادتی بخشی ہے، پس جو لوگ ایمان لے آئے ہیں سو اس (سورت) نے ان کے ایمان کو زیادہ کردیا اور وہ (اس کیفیت ایمانی پر) خوشیاں مناتے ہیں“۔

اللہ رب العزت عام مومنین کی بات کر رہا ہے کہ جب کوئی سورت اترتی ہے یا سورت کی کچھ آیات اترتی ہیں تو وہ دل جن میں صرف ایمان ہے، اُس سورت کے نازل ہونے سے ہی اُن کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ یہاں اللہ رب العزت نے عقل، حکمت، استدلال، فلسفیانہ، منطقی اور دانشورانہ کاوشوں سے سیکھنے، سمجھنے، تفسیر کرنے، معانی پر بات کرنے، دلائل سے اخذ کرنے، الغرض کسی بھی اس طرح کی چیز کو بیان نہیں فرمایا بلکہ صرف اتنا فرمایا کہ جونہی قرآن کی کوئی سورت اور آیات نازل ہوتی ہیں اور یہ اسے سنتے ہیں تو اس آیت کا نفسِ مضمون ہی فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ کے مصداق اُن کا ایمان بڑھا دیتا ہے اور اُنہیں ہدایت مل جاتی ہے۔ گویا قرآن کا متن Itself انہیں ہدایت سے نوازتا ہے۔

پھر ارشاد فرمایا:

وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا.

”اور جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے تو اس (سورت) نے ان کی خباثت (کفر و نفاق) پر مزید پلیدی (اور خباثت) بڑھا دی“۔ (التوبۃ، ۹:۱۲۵)

یہی آیات اور سورتیں جب وہ لوگ سنتے ہیں جن کے دلوں میں ظلمت وخرابی ہے تو محض سننے سے ہی اُن کے اندر پلیدی میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ وہ پلیدی شک وشبہ، ارتیاب و نافرمانی، تردد وکنفیوژن اور Ifs & buts ہیں۔

ایک طرف ان ہی سورتوں اور آیات کا یہ اثر (effect) ہو رہا ہے کہ محض سن اور پڑھ کر ایمان بڑھتا چلا جاتا ہے۔

ایمان بڑھنے کا مطلب ہے کہ نور بڑھتا ہے۔ نور بڑھتا ہے تو فرقان کا مرتبہ آتا ہے، روشنی آتی ہے، اندھیرے چھٹتے ہیں اور حق اور باطل کا فرق سمجھ میں آتا ہے۔ ایسا اس لیے ہوتا ہے کہ اُن کے دل صحت مند تھے اور دل کے صحت مند ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے اندر تقویٰ موجود تھا۔

دوسری طرف وہ لوگ تھے جن کے دلوں میں مرض ہے، اُن پر اِن آیات اور سورتوں کے پڑھنے سے یہ اثر ہوا کہ ان میں ایمان کے بڑھنے کی بجائے پلیدی، شک اور تردد بڑھنے لگ جاتا ہے۔ اس لیے کہ ان کے دل بیمار ہیں اور دل کے بیمار ہونے کا مطلب ہے کہ ان دلوں میں تقویٰ موجود نہیں ہے۔

محلِ تقویٰ کہاں ہے؟

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ○

’’اور جو شخص اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے (یعنی ان جانداروں، یادگاروں، مقامات، احکام اور مناسک وغیرہ کی تعظیم جو اللہ یا اللہ والوں کے ساتھ کسی اچھی نسبت یا تعلق کی وجہ سے جانے پہچانے جاتے ہیں) تو یہ (تعظیم) دلوں کے تقویٰ میں سے ہے (یہ تعظیم وہی لوگ بجا لاتے ہیں جن کے دلوں کو تقویٰ نصیب ہوگیا ہو)‘‘۔ (الحج، ۲۲:۳۲)

معلوم ہوا کہ تقویٰ دل کے حال کو کہتے ہیں۔ بالفاظِ دیگر تقوی کی جگہ قلب ہے۔ تقوی پہلے دل میں ہوتا ہے اور پھر دل میں قائم ہونے والا تقویٰ آنکھوں، ہاتھوں، کانوں، خیالات، دماغ، پاؤں الغرض تمام اعضائے جسم میں قرار پکڑ لیتا ہے۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ. (الحجرات، ۴۹:۳)

’’بے شک جو لوگ رسول اللہ (ﷺ) کی بارگاہ میں (ادب و نیاز کے باعث) اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقویٰ کے لیے چُن کر خالص کرلیا ہے۔ ان ہی کے لیے بخشش ہے اور اجرِ عظیم ہے‘‘۔

مذکورہ دو آیات اِس بات کو سمجھنے کے لیے کافی ہیں کہ محلِ تقوی دل ہے۔ تقوی کا اسٹیشن دل ہے اور پھر وہاں سے مختلف ٹریکس اور لائنز آگے جاتی ہیں۔ جس طرح ایک ریلوے سٹیشن پر مختلف اطراف میں جانے کے لیے متعدد ٹریکس اور لائنز ہوتی ہیں، اسی طرح تقوی کا اصل چشمہ قلب ہے، جہاں سے پیدا ہونے والے اثرات تمام انسانی اعضاء کو کنٹرول کرتے ہیں۔

تقویٰ کی شرط: ایمان بالغیب

اگر تقوی نصیب ہو اور دل سنور جائیں تو پھر ہدایت نصیب ہوتی ہے۔ اللہ رب العزت نے سورۃ البقرہ کی ابتدائی آیات میں هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ سے متصلاً بعد فرمایا:

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ

متقین وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں یعنی بن دیکھے ایمان لاتے ہیں۔ بنی اسرائیل اور پہلی دیگر امتیں اپنے انبیاء سے نتائج کا مشاہدہ کروانے کا تقاضا کرتی تھیں کہ نتائج دکھائیں تب ایمان لائیں گے۔ وہ ایمان لانے کو نتائج اور مشاہدہ کے ساتھ مشروط کرتی تھیں۔ وہ ایمان بالمشاہدہ والی تھیں، ایمان بالغیب (بغیر دیکھے ایمان لانا) کی حامل نہ تھیں۔

بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ

لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً. (البقرة، ۲:۵۵)

’’ہم آپ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ ہم اللہ کو (آنکھوں کے سامنے) بالکل آشکار دیکھ لیں‘‘۔

یعنی ہمیں اللہ دکھا دیں، ہم اسے دیکھ لیں تو ایمان لے آئیں گے اور جو آپ کہتے ہیں، اُس کو مان لیں گے۔ آپؑ نے فرمایا: نہیں، یہ طریقہ درست نہیں۔ معلوم ہوا کہ نہ صرف تقویٰ بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ ایمان کا تعلق بھی بن دیکھے ماننے سے ہے، مشاہدہ کے ساتھ نہیں ہے۔ اگر دیکھ کر مانا تو وہ ایمان نہیں ہے۔

فرعون جب ڈوبنے لگا اور اُس نے دیکھ لیا کہ میں غرق ہو رہا ہوں تو کہا کہ میں موسیٰ کے رب پر ایمان لاتا ہوں۔ اُس کا ایمان قبول نہ ہوا، حالانکہ اُس نے اعلان کردیا تھا کہ میں ایمان لاتا ہوں۔ کیوں؟ اس لیے کہ وہ دیکھ کر ایمان

لانے کا اعلان کر رہا تھا۔ اُس نے دیکھ لیا تھا کہ میں غرق ہو رہا ہوں اور موسیٰ علیہ السلام اپنا لشکر لے کر نکل گئے ہیں۔ وہ نتیجہ دیکھ کر ایمان لایا، لہٰذا ایمان کا اعلان کرنے کے باوجود اس کا ایمان قبول نہیں ہوا، کیونکہ شرط الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ہے۔

مستقبل میں کیا ہوتا ہے۔۔۔؟ نتائج کیا نکلتے ہیں۔۔۔؟ یہ دیکھے بغیر جو ایمان لائے وہی مومن اور وہی متقی ہے۔ یہ کیفیت ہمیں اپنے اندر پیدا کرنی ہوگی۔

ایمان، تصدیق کا نام ہے

ایمان اصلاً تصدیق کا نام ہے اور پھر آدمی اُس تصدیقِ قلب کا زبان سے بھی اقرار کرتا ہے۔ یاد رکھیں! تصدیق مشاہدے کی نہیں بلکہ خبر کی ہوتی ہے اور خبر ہمیشہ غیب سے متعلق ہوتی ہے۔ جس چیز کو انسان دیکھ رہا ہو، اُس کی تصدیق نہیں ہوتی کیونکہ وہ تو مشاہدہ ہے۔ تصدیق اُس کی ہوتی ہے جسے بندہ خود نہیں دیکھ رہا، بلکہ کوئی اور خبر دے رہا ہے۔ اللہ کے نبی ہمیں جن امور اور عقائد کی خبر دیتے ہیں، ہم نے اُن اشیاء یا ہستیوں کو از خود نہ سنا اور نہ دیکھا، پس اللہ کے نبی کی خبر کو مان لیا۔ اِس کو تصدیق کہتے ہیں اور اس تصدیق کا نام ایمان ہے۔

علماء، اساتذہ، طلبہ اور متکلمین یاد رکھ لیں! ایمان تصدیق کا نام ہے اور کفر تکذیب کا نام ہے۔ کسی چیز کی تصدیق اور تکذیب کا تعلق مشاہدہ سے نہیں ہے۔ اگر کوئی مشاہدہ کی تکذیب کرے گا تو اس کو پاگل پن، جھوٹ، عناد اور تعصب کہیں گے۔ پس تصدیق یا تکذیب ہمیشہ خبر کی ہوتی ہے اور خبر وہ ہوگی جو بالغیب ہوگی۔

کفار کو جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی کہ مجھے آج رات معراج ہوئی ہے اور میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ اور پھر ساتوں آسمانوں سے ہوتا ہوا لامکاں تک گیا اور واپس آ گیا تو کفار نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے دی جانے والی اس خبر کی تصدیق کے لیے شہادت مانگی۔ کیوں؟ اِس لیے کہ جس کے بارے خبر دی جارہی تھی، اُسے وہ دیکھ نہیں رہے تھے۔ اگر آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسی بات فرماتے جو اُنھیں نظر آ رہی ہوتی اور وہ اس کا مشاہدہ کر رہے ہوتے تو اُس کی تصدیق کا مطالبہ نہ کرتے۔

سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو ''صدیق'' کے لقب سے نوازے جانے کی وجہ بھی یہ تھی کہ انہوں نے اس خبر کی تصدیق کر دی جس کو اگرچہ انہوں نے خود دیکھ یا سن نہ رکھا تھا مگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتانے پر اس کو مان لیا اور اس کی تصدیق کر دی، نتیجتاً وہ ''صدیق'' ہوگئے۔ یعنی انہوں نے ایک ایسی خبر کی تصدیق کی، جو نہ دیکھی گئی، نہ دیکھی جا سکتی ہے، نہ کسی اور material sources، حواس اور دیگر ذرائع سے کوئی اس کو verify کر سکے گا۔ غیب کی خبر سُن کر سننے والے کے پاس دو ہی آپشن ہیں کہ مان لے یا انکار کر دے۔ انکار کفر ہے اور مان لینا ایمان ہے۔ پس خبر وہ ہوتی ہے جس پر تکذیب اور تصدیق کا انحصار ہوتا ہے۔

اللہ رب العزت نے هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ سے پہلے لَا رَيْبَ فِيْهِ فرما کر شک کی جڑ کاٹی اور هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ کے معاً بعد الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ فرما کر بھی شک کی جڑ کاٹی۔ یعنی شک کی جڑ کاٹنے اور یقین قائم کرنے کے حصار میں ''تقویٰ'' کو بیان کیا۔ جب اس طرز، بنیاد اور نہج پر تقویٰ پیدا ہوجائے تو پھر اعمالِ صالحہ وہ نتائج اور فوائد دیتے ہیں جس سے نور پیدا ہوتا ہے اور درجات بلند ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ایمان کی عمارت کی foundation اس طریق پر استوار نہ ہو تو اس پر قائم کی گئیں دیواریں اور چھت کمزور ہوتی ہیں۔

ایمان کی عمارت اعمالِ صالحہ ہیں

تقویٰ کی بنیاد پر قائم ایمان کی عمارت ''اعمال'' ہیں۔ اللہ رب العزت نے ایمان کی بنیاد ''تقویٰ'' کو واضح کرنے کے بعد اعمال کی طرف متوجہ فرمایا کہ

وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ○

''اور نماز کو (تمام حقوق کے ساتھ) قائم کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے (ہماری راہ) میں خرچ کرتے ہیں''۔

متقین ایک طرف شک و ارتیاب کی جڑ کاٹتے اور یقین کے حامل ہوتے ہیں تو دوسری طرف وہ اعمالِ صالحہ کو بھی فراموش نہیں کرتے بلکہ وہ نماز کو اس کی تمام شرائط، خشوع و

خضوع اور اخلاصِ قلب و نیت کے ساتھ قائم کرتے ہیں۔ گویا دنیا اور آخرت میں اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہیں۔

مزید یہ کہ جو کچھ انہیں اللہ کی بارگاہ سے میسر آتا ہے اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ لوگ زکوۃ اور واجب و نفلی صدقات بھی دیتے ہیں اور اللہ کے دین کی سربلندی، دعوتِ دین کو پھیلانے، حضور ﷺ کے پیغام و مشن کو عام کرنے اور انسانیت کے فائدہ کے لیے جسم کی طاقت و توانائی اور اپنی عقلی و دماغی صلاحیت بھی خرچ کرتے ہیں۔ یہ تمام کچھ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ کے تحت آتا ہے۔ جسم کی سلامتی، صحت، علم، مال اور طاقت بھی رزق ہے جو اللہ کی بارگاہ سے ہمیں میسر ہے۔

پھر ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ.

”اور وہ لوگ جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اور جو آپ سے پہلے نازل کیا گیا (سب) پر ایمان لاتے ہیں“۔

یعنی نتائج کو دیکھنے کی شرط نہیں لگائی بلکہ فرمایا آپ پر اور آپ سے پہلے جو کچھ نازل کیا، اُس کو بھی بغیر دیکھے مان لیتے ہیں کہ یہ حق ہے۔ If & But نہیں کرتے، ”اگر“، ”مگر“، ”ایسا ہو“، ”کچھ نظر آئے“، ”کچھ پتہ چلے“، اس طرح کی باتیں نہیں کرتے بلکہ ایمان اس حد تک ہے کہ جو آپ ﷺ سے پہلے اتر چکا، وہ زمانہ ہی نہیں دیکھا مگر پھر بھی اس کو مان لیتے ہیں۔ گویا ایمان بالغیب اتنا پختہ ہونا چاہیے۔

پھر فرمایا: وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ

”اور آخرت پر کامل یقین رکھتے ہیں“۔

بات لَا رَیْبَ فِیْهِ سے شروع کی تھی، شک کی جڑ کاٹنے اور یقین سے بات کا آغاز کیا تھا اور اختتام بھی یقین پر فرمایا۔ گویا اول بھی یقین ہے اور آخر بھی یقین ہے اور جو اِن تمام شرائط اور اس پورے پیکج کو قبول کرلے وہی متقی ہے۔

پھر ارشاد فرمایا:

اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ.

”وہی اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی حقیقی کامیابی پانے والے ہیں“۔

یعنی متقین اللہ کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہ ہدایت وہ ہے جو اِنہیں کامیابی کی منزل تک پہنچائے گی۔ گویا ہدایت کا معنی اور مرتبہ بھی واضح فرمادیا کہ یہی وہ لوگ ہیں جو فلاح پائیں گے، کامیاب وکامران اور سعادت مند ہوں گے۔ یہ ساری کامیابیاں اُن کو نصیب ہوں گی جو اللہ کی طرف سے ہدایت پر فائز ہوں گے اور متقین ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ متقین وہ ہیں جو ایمان بالغیب کے یقین کے ساتھ دنیاوی و اُخروی طاعت، عبادات، معاملات اور زندگی کی ساری کوششوں (struggles) میں اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے تابعِ فرمان رکھیں گے۔

ایمان اور کفر کا تعلق دل سے ہے

جب دل سنور جائیں تو ہدایت کا راستہ کھل جاتا ہے اور یقین، ہدایت، کامیابی و کامرانی آجاتی ہے اور دوسری طرف جب دل بگڑ جائیں تو کفر کا راستہ کھل جاتا ہے اور دلوں اور کانوں پر بھی مہر لگ جاتی ہے۔ پھر سن کر بھی ہدایت نہیں ملتی، آنکھوں پر بھی پردہ آجاتا ہے اور دیکھ کر بھی ہدایت نہیں ملتی۔ الغرض ہدایت کے سارے راستے بند ہو جاتے ہیں۔

گویا ایمان و تقوی کا تعلق بھی دل سے ہے اور کفر و نافرمانی اور ہلاکت و بربادی کا تعلق بھی دل سے ہے۔ ہدایت کی ابتداء شک کو ختم کرکے اپنی حالت کو یقین میں بدلنے سے ہوتی ہے۔ اس کے حصول کے لیے تدبیر یہ ہے کہ وہ ساری جگہیں، دوستیاں، تعلقات، صحبتیں، سنگتیں اور وہ سارا سننا و دیکھنا جن سے تشکیک و تذبذب داخل ہوتا ہے، اُن کو خیر باد کہنا ہوگا۔ اس کے سوا کوئی اور آپشن نہیں ہے۔ اگر ان کو برقرار رکھ کر ہم ایمان بالغیب، تقویٰ، یقین، کامیابیاں اور ہدایت لینا چاہیں تو یہ قطعی ناممکن ہے اور اللہ تعالیٰ کے قانون کے خلاف ہے۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایمان، تقویٰ اور ہدایت کے اس تصور کی طرف متوجہ کرے اور ہمیں اسے اپنانے کی توفیق مرحمت فرمائے کہ ہم اسے اپنی زندگی کا manifesto (دستور) بنائیں اور اِس سے اللہ تعالیٰ اور حضور نبی اکرم ﷺ کی رضا اور چاہت کے مطابق اپنے دامن کو معمور کرتے چلے جائیں۔ آمین بجاہِ سید المرسلین ﷺ

❁❁❁❁

الفقہ: آپ کے فقہی مسائل

روزہ کی حفاظت کیونکر ممکن ہے؟

رمضان المبارک کے 5 تحائف کا روزہ دار مستحق ٹھہرتا ہے

مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی

سوال: اللہ تعالیٰ رمضان المبارک میں امتِ محمدی ﷺ کو کن تحائف سے نوازتا ہے؟

جواب: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کو ماہ رمضان میں پانچ تحفے ملے ہیں جو اس سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے:

١. اِذَا كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَظَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى عزوجل اِلَيْهِمْ وَمَنْ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْهِ لَمْ يُعَذِّبْهُ اَبَدًا.

”جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر التفات فرماتا ہے اور جس پر اللہ کی نظر پڑ جائے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا۔“

٢. فَاِنَّ خُلُوْفَ اَفْوَاهِهِمْ حِيْنَ يُمْسُوْنَ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ.

”شام کے وقت ان کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ اچھی لگتی ہے۔“

٣. فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ.

”فرشتے ہر دن اور رات ان کے لئے بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں۔“

٤. فَاِنَّ اللّٰهَ عزوجل يَاْمُرُ جَنَّتَهُ فَيَقُوْلُ لَهَا: اسْتَعِدِّيْ وَتَزَيَّنِيْ لِعِبَادِيْ اَوْشَكُوْا اَنْ يَسْتَرِيْحُوْا مِنْ تَعَبِ الدُّنْيَا اِلٰى دَارِيْ وَكَرَامَتِيْ.

”اللہ عزوجل اپنی جنت کو حکم دیتے ہوئے کہتا ہے: میرے بندوں کے لئے تیاری کر لے اور مزین ہو جا، قریب ہے کہ وہ دنیا کی تھکاوٹ سے میرے گھر اور میرے دارِ رحمت میں پہنچ کر آرام حاصل کریں۔“

٥. اِذَا كَانَ آخِرُ لَيْلَةٍ غُفِرَ لَهُمْ جَمِيْعًا.

”جب (رمضان کی) آخری رات ہوتی ہے ان سب کو بخش دیا جاتا ہے۔“

ایک صحابی نے عرض کیا:

اَهِيَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فَقَالَ: لَا، اَلَمْ تَرَ اِلَى الْعُمَّالِ يَعْمَلُوْنَ فَاِذَا فَرَغُوْا مِنْ اَعْمَالِهِمْ وُفُّوْا اُجُوْرَهُمْ.

”کیا یہ شبِ قدر کو ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ کیا تم جانتے نہیں ہو کہ جب مزدور کام سے فارغ ہو جاتے ہیں تب انہیں مزدوری دی جاتی ہے“۔

(بیہقی، شعب الایمان، ٣: ٣٠٣، رقم: ٣٦٠٣)

(منذری، الترغیب والترہیب، ٢: ٥٦، رقم: ١٤٧٧)

سوال: روزے کے مقاصد کیا ہیں؟

جواب: روزے کے بہت سے مقاصد ہیں جن میں سے چند درج ذیل ہیں:

١۔ تقویٰ کا حصول

جب نفس اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی امید اور اس کے دردناک عذاب کے خوف کی وجہ سے حلال چیزوں سے رکنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو وہ بدرجہ اولیٰ حرام چیزوں سے بھی باز رہے

گا۔ لہٰذا روزہ ہمیں حرام چیزوں سے بچنے کی تربیت دیتا ہے جس سے ہم فرمانِ باری تعالیٰ کے مطابق متقی بن سکتے ہیں۔

۲۔ نعمت کا شکر ادا کرنے پر آمادہ کرنا

روزہ نفس کو کھانے پینے جیسی کئی نعمتوں سے روک کر ان نعمتوں کی قدر کرنے کا احساس بیدار کرتا ہے اور ہمیں شکر گزار بندے بننے پر آمادہ کرتا ہے۔

۳۔ نفس کو مغلوب کرنا اور شہوت کو کم کرنا

روزہ نفسانی خواہشات کو کم کر کے نفس کو مغلوب کرتا ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَائَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.

''جو عورت کا مہر ادا کرسکتا ہو وہ نکاح کر لے کیونکہ یہ نظر کو جھکاتا ہے اور شرمگاہ کے لیے اچھا ہے اور جو ایسا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ شہوت کو گھٹاتا ہے''۔

(بخاری، الصحیح، ۲:۶۷۳، رقم:۱۸۰۶)

۴۔ مساکین پر شفقت و مہربانی

روزہ دار جب تھوڑے وقت کے لیے بھوک اور پیاس برداشت کرتا ہے تو اُسے ہمیشہ اس تکلیف میں رہنے والے انسانوں کے بارے میں احساس ہوتا ہے اور غرباء و مساکین پر شفقت و مہربانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

۵۔ روزہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے خاص اجر حاصل کرنا

روزہ ایسی عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان راز ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسے خاص اپنے لیے رکھا ہے۔ حضرت ابوہریرہ اور اور حضرت ابو سعید خدری ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: إِنَّ الصَّوْمَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا''۔ (مسلم، الصحیح، باب فضل الصیام، کتاب الصیام، ۲:۸۰۷، رقم:۱۱۵۱)

سوال: روزہ کی حفاظت کیسے ممکن ہے؟

جواب: اگر روزہ کو احکام و آداب کی مکمل رعایت کے ساتھ پورا کیا جائے تو بلاشبہ گناہوں سے محفوظ رہنا آسان ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر کسی نے روزہ کے لوازم کا خیال نہ کیا اور گناہوں میں مشغول رہتے ہوئے روزہ کی نیت کی، کھانے پینے، خواہش نفسانی سے باز رہا لیکن حرام کمانے اور غیبت کرنے سے باز نہ آیا تو اس سے فرض تو ادا ہوجائیگا، مگر روزہ کے برکات وثمرات سے محرومی رہے گی۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهُ.

(نسائی، السنن، ۱:۱۶۷، رقم:۲۲۳۳)

''روزہ ڈھال ہے جب تک کوئی اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔''

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَ شَرَابَهُ.

(بخاری، الصحیح، کتاب الصوم، باب من لم یدع قول الزور و العمل بہ فی الصوم، ۲:۶۷۳، الرقم:۱۸۰۴)

''جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹی بات اور غلط کام نہ چھوڑے تو اللہ کو کچھ حاجت نہیں کہ وہ (گناہوں کو چھوڑے بغیر) محض کھانا پینا چھوڑ دے۔''

کھانا پینا اور جنسی تعلقات چھوڑنے ہی سے روزہ کامل نہیں ہوتا بلکہ روزہ کی حالت میں فواحش، منکرات اور ہر طرح کے گناہوں سے بچنا بھی ضروری ہے لہٰذا مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوا:

۱۔ روزہ دار روزہ رکھ کر جھوٹ، غیبت، چغلی اور بدکلامی سے پرہیز کرے۔

۲۔ آنکھ کو مذموم و مکروہ اور ہر اس چیز سے بچائے جو یادِ الٰہی سے غافل کرتی ہو۔

۳۔ کان کو ہر ناجائز آواز سننے سے بچائے۔ اگر کسی مجلس میں غیبت ہوتی ہو تو انہیں منع کرے ورنہ وہاں سے اُٹھ

جائے۔ حدیث میں ہے کہ غیبت کرنے والا اور سننے والا دونوں گناہ میں شریک ہیں۔

۴۔ بوقت افطار اتنا نہ کھائے کہ پیٹ تن جائے۔

۵۔ افطار کے بعد دل خوف اور امید کے درمیان رہے۔ کیا معلوم کہ اس کا روزہ قبول ہوا یا نہیں لیکن اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ پس اعضاء کو گناہوں سے بچانا ہی درحقیقت روزہ کی حفاظت ہے۔

سوال: کیا انجیکشن یا ڈرپ لگوانے اور انسولین لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: انجیکشن، ڈرپ یا کوئی اور چیز جو غذا یا دوا میں شامل ہو اور دماغ یا معدہ تک اثر انداز ہو، اس کے استعمال سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اگر شدید بیمار ہے تو اُسے ویسے ہی روزہ نہ رکھنے کی اجازت بلکہ حکم ہے۔ وہ لازمی طور پر افطار کرے اور معالج کی ہدایات کے مطابق دوا و غذا کو استعمال کرے۔ حتّٰی کہ اگر بیماری کی شدت یا جان جانے کا خوف ہو تو روزہ رکھنا شرعاً ممنوع ہے اور روزہ رکھنے کی صورت میں مریض گناہ گار بھی ہوگا۔

اسی طرح انسولین بھی ایک دوا ہے، جو جسم کے کئی نظاموں پر اثرانداز ہوتی ہے۔ اس لیے روزے میں انسولین لینا جائز نہیں۔ طبی معالج سے مشورے کے بعد کوشش کریں کہ سحری کے وقت اور افطاری کے بعد انسولین لگوا لیں۔

سوال: کیا روزے کی حالت میں انہیلر (Inhaler) لینا جائز ہے؟

جواب: انہیلر (Inhaler) صرف آکسیجن نہیں بلکہ اس میں دوائی ملی ہوتی ہے جو دل اور معدے تک بطورِ دوا اثر انداز ہوتی ہے۔ اس لئے اس سے پرہیز کریں۔ اگر سانس کا مریض اس کے بغیر رہ نہیں سکتا اور سانس کی شدید تکلیف میں مبتلا رہتا ہے تو روزہ افطار کرلے اور اگر روبصحت ہونے کی توقع نہ ہو تو فی روزہ فطرانے کی مقدار (دو کلو گندم، آٹا، یا اس کی قیمت) فقیر، مسکین کو فدیہ دے۔ یہ فدیہ وہ خواہ ہر دن دے یا یکمشت ادا کردے، کسی ایک کو دے یا زیادہ کو دے، جائز ہے۔

سوال: کیا کسی مریض کو حالتِ روزہ میں خون دینا جائز ہے؟

جواب: جس شخص کو خون دیا جارہا ہے، اسے تو لازمی طور پر روزہ افطار کرنا ہے البتہ خون کا عطیہ دینے والا شخص اپنی صحت کا خیال کرے۔ خون دینے سے روزہ تو نہیں ٹوٹتا البتہ کمزوری لاحق ہو جاتی ہے۔ اس لئے خون دینے والے کو اپنی صحت کے مطابق ایسا قدم اٹھانا چاہئے جس سے اس کا روزہ بھی برقرار رہے اور شدید نقاہت بھی نہ ہو۔ ہاں اگر ایمرجنسی ہے تو ظاہری بات ہے کہ کسی انسان کی جان بچانا فرض ہے، لہٰذا بایں صورت ضعف برداشت کرے۔

سوال: کیا رمضان کے روزے کے دوران دانت نکلوانے کی صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جب کہ دانت سے خون بھی نہ نکلا ہو؟

جواب: دانت نکلوانے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا بشرطیکہ کوئی انجیکشن نہ لگایا جائے اور نہ کوئی ایسی دوا استعمال کی جائے جو گلے کے اندر جائے، نہ ہی خون کا کوئی قطرہ یا کوئی بھی چیز گلے کے اندر جائے۔ اس صورت میں روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

دانتوں سے خون نکل کر حلق میں داخل ہو جائے یا خود اسے نگل لیا جائے، ایسی صورت میں خون اگر تھوک پر غالب ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اس صورت میں صرف قضا واجب ہوگی، کفارہ نہیں اور اگر تھوک خون پر غالب ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

سوال: کیا روزے کی حالت میں مسواک یا ٹوتھ پیسٹ سے دانت صاف کرنا جائز ہے؟

جواب: روزے کی حالت میں مسواک یا ٹوتھ پیسٹ سے دانت صاف کرنا جائز ہے بشرطیکہ ٹوتھ پیسٹ کے اجزاء حلق سے نیچے نہ جائیں۔ البتہ مسواک سے دانت صاف کرنا سنت ہے۔ مسواک کے سوکھے یا تر ہونے یا خشک ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

سوال: اگر دھواں، غبار، عطر کی خوشبو یا دھونی حلق یا دماغ میں چلی جائے تو کیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: روزہ دار کے حلق میں غبار، عطر کی خوشبو، دھونی یا دھواں چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن اگر کسی روزہ دار

نے غبار یا دھویں کو قصداً اپنے حلق میں داخل کیا تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا۔

سوال: کیا قے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: قے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ کم ہو یا زیادہ لیکن اگر خود اپنے فعل اور کوشش سے قصداً قے کی جائے اور منہ بھر کر ہو تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کم ہو تو نہیں ٹوٹے گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيسَ عَلَيهِ قَضَاءٌ، وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ. (ترمذی، السنن، کتاب الصوم، باب ما جاء فيمن استقاء عمداً، ۳: ۹۸، رقم: ۷۲۰)

''جس شخص کو (حالتِ روزہ میں) از خود قے آ جائے تو اس پر قضاء نہیں اور (اگر) جان بوجھ کر قے کی تو وہ (اس روزہ کی) قضاء کرے''۔

سوال: کیا آنسوؤں کی نمکینی منہ میں جانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: آنسو محض منہ میں جانے سے روزے پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ فتاویٰ عالمگیری کے فقہاء کے مطابق آنسو قطرہ در قطرہ منہ میں گئے اور تھوک کے ساتھ نگل لیے تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، لیکن اگر آنسو اتنے زیادہ تھے کہ تھوک پر غالب آ گئے اور ان کی نمکینی پورے منہ میں محسوس ہوئی تو روزہ ٹوٹ گیا۔ اس کی قضاء کی جائے گی۔

سوال: کیا مسافر روزہ رکھ سکتا ہے؟

جواب: مسافر کو بحالتِ سفر روزہ ترک کر دینا مباح ہے بشرطیکہ سفر اتنا لمبا ہو جس میں قصر واجب ہوتی ہے، اور اگر سفر میں دشواری نہ ہو تو اس کا سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے۔ آج کل کے دور میں ریل گاڑی، کار، ہوائی جہاز وغیرہ میں سفر معتدل ہی ہوتا ہے لہٰذا جو شخص روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اور اسے روزہ رکھنے میں کوئی دشواری بھی پیش نہ آتی ہو تو اس کے لئے بہتر ہے کہ روزہ رکھے۔ اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ فَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ وَأَن تَصُومُواْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَO (البقرۃ، ۲: ۱۸۴)

''(یہ) گنتی کے چند دن (ہیں) پس اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں (کے روزوں) سے گنتی پوری کر لے، اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہو ان کے ذمے ایک مسکین کے کھانے کا بدلہ ہے، پھر جو کوئی اپنی خوشی سے (زیادہ) نیکی کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے، اور تمہارا روزہ رکھ لینا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تمہیں سمجھ ہو''۔

اس سلسلے میں جمہور فقہاء کا موقف ہے کہ مسافر کو روزہ رکھنے یا چھوڑنے کا اختیار ہے۔ اس لئے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ماہِ رمضان میں جب سفر پر روانہ ہوتے تو ان میں سے کچھ روزہ دار ہوتے اور کچھ روزہ نہ رکھتے۔ روزے دار روزہ چھوڑنے والوں کو اور روزہ چھوڑنے والا روزے دار کو موردِ الزام نہیں ٹھہراتا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

لَا تَعِبْ عَلَى مَنْ صَامَ وَلَا عَلَى مَنْ أَفْطَرَ. قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي السَّفَرِ، وَأَفْطَرَ.

''(حالتِ سفر میں) صائم (روزہ دار) اور مفطر (روزہ نہ رکھنے والے) کو برا بھلا مت کہو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی سفر میں روزہ رکھا اور کبھی نہیں رکھا''۔

(مسلم، الصحيح، كتاب الصيام، باب جواز الصوم والفطر فى شهر رمضان للمسافر، ۲: ۷۸۵، رقم: ۱۱۱۳)

سوال: رمضان کے قضا روزے لگاتار رکھنے چاہئیں یا وقفہ سے رکھنے چاہئیں وضاحت فرمادیں؟

جواب: رمضان کے روزوں کی قضاء واجب ہے اور اس میں وسعت رکھی گئی ہے، وقت کی کوئی قید نہیں ہے۔ لہٰذا قضاء روزے لگاتار رکھیں یا سال میں وقفے وقفے کے ساتھ، دونوں طرح جائز ہیں۔

❁❁❁❁❁

جود و سخا اور باطنی اصلاح کا موسم

حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک میں معمول سے زیادہ سخاوت فرماتے تھے

انکساری پیدا کرنا، رذائلِ نفس کو ختم کرنا اور خواہشِ نفسانی کو کچلنے کا نام روزہ ہے

محمد یوسف منہاجین

ماہِ رمضان المبارک کی آمد آمد ہے۔ نیکیوں کی بہار کا موسم اپنے دامن میں اعمالِ صالحہ اور اصلاحِ احوال کی رغبت کا سامان لیے ہم پر سایہ فگن ہونے والا ہے۔ بندۂ مومن کو رمضان المبارک کی صورت میں ایک ایسا روحانی ماحول میسر آنے والا ہے جس کا ہر ایک لمحہ ایمان میں مضبوطی و استحکام اور اعمال میں استقامت کی نوید لیے ہوئے ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی سنتِ مبارکہ کی پیروی میں ہر زمانہ میں مومنین اس مہینے کا شاندار استقبال کرتے آئے ہیں اور اس مہینے کی آمد سے قبل ہی اس کی تیاری شروع کردیتے ہیں۔ رمضان المبارک دراصل نیک اعمال کی بوئی ہوئی فصل کاٹنے اور ثمرات سمیٹنے کا مہینہ ہے۔ یعنی اس مہینے میں سال بھر کے نیک اعمال کا اجر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں، برکتوں اور فیوضات کی شکل میں بندۂ مومن کا مقدر بنتا ہے۔

یہ مہینہ ایک ''روحانی ورکشاپ'' کا درجہ بھی رکھتا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان نے اس ایک ماہ میں اعمال اور اصلاحِ احوال کے حوالے سے جو کچھ سیکھا ہے، اس پر سال کے بقیہ گیارہ ماہ بھی عمل پیرا رہے اور اس ماہ میں کیے گئے تمام نیک اعمال اور روحانی احوال کے اثرات اس کی شخصیت کا بھی مستقل حصہ قرار پائیں۔

شرعی طور پر روزے کی تعریف یہ ہے کہ مسلمان طلوع فجر سے لے کر غروبِ آفتاب تک کھانے، پینے اور نفسانی خواہشات کی تکمیل سے رُکا رہے لیکن روزے کا صحیح مفہوم اور مقصد یہ ہے کہ ظاہری اعضاء کے ساتھ ساتھ دل بھی تمام برائیوں اور رذائل کو خیر باد کہہ دے۔ پیٹ کا روزہ کیسے ہوسکتا ہے جبکہ دل کا روزہ نہ ہو۔ وہ شخص کیسے روزے دار کہلاسکتا ہے جو برے اور باطل اعتقادات رکھتا ہو، کتاب و سنت سے انحراف برتتا ہو اور حسد، بغض، کینہ، غیبت، استہزاء، حقارت اور نفرت کو اپنا وطیرہ بنائے رکھتا ہو۔

روزہ کا مقصد عاجزی و انکساری پیدا کرنا، رذائلِ نفس کو ختم کرنا اور خواہشاتِ نفسانی کو پامال کرنا ہے۔ اگر یہ مقاصد حاصل ہوں تو روزے سے اللہ تعالیٰ کا ایسا قرب حاصل ہوتا ہے کہ نہ صرف اس میں کی گئی دعا کو شرفِ قبولیت حاصل ہوتا ہے بلکہ مومن اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ کے فرمان میں موجود خوشخبری کا بھی حقدار بنتا ہے۔ رمضان المبارک میں بندگی اور اطاعت کی طرف طبیعت آمادہ ہوتی ہے، شرعی احکام پر یقین کے ساتھ انسان عمل کرتا نظر آتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لیے کھانے، پینے اور نفسانی خواہشات تک کو چھوڑ دیتا ہے۔

تقویٰ کا حصول، احکامِ الٰہی کو تسلیم کرنے کی طرف رغبت، نفس پر قابو، ہمہ وقت ایثار و قربانی کا پیکر بنے رہنا، خواہشاتِ نفسانیہ کی پامالی، باہمی الفت و اخوت، بھوکوں کی بھوک کا شعور و احساس اور محتاجوں کی ضروریات کا خیال یہ تمام فوائد روزہ رکھنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ کامیاب مومن و مسلمان وہ ہے جو رمضان المبارک کے ان مقاصد و فوائد کو کماحقہ حاصل کرلیتا ہے۔

اِن مقاصد و فوائد کے حصول کے لیے رمضان المبارک میں ہم اپنے شب و روز کو کس طرح منظّم کریں؟ اس کے لیے ہمیں حضور نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام ﷺ اور صالحین کے اُن اعمال کی طرف متوجہ ہونا ہوگا جو وہ رمضان المبارک میں اختیار کیا کرتے تھے۔ ان مبارک گھڑیوں میں ان کے معمولاتِ زندگی کیا تھے؟ تا کہ ہم بھی انہی ہستیوں کے طرزِ عمل سے روشنی لیتے ہوئے یہ مبارک مہینہ گزارنے کی سعادت حاصل کریں۔ رمضان المبارک میں انجام دینے والے درج ذیل اعمالِ صالحہ یقیناً ہمیں اس ماہِ مقدسہ کے مقاصد و فوائد سے ہمکنار کرسکتے ہیں:

سخاوت کا موسم

رمضان المبارک میں آپ ﷺ کی سخاوت اور جود و کرم اپنی انتہاء پر ہوتا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَجْوَدُ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدُ مَايَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ حين يلقاه جبريل فيدارسه القرآن فلرسول الله ﷺ اجود من الريح المرسلة. (صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب اجود ما کان النبی ﷺ یکون فی رمضان، ۱۹۰۲)

"حضور نبی اکرم ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور آپ ﷺ رمضان میں خصوصاً اس وقت زیادہ سخاوت کرتے جب جبرائیلؑ آپ سے ملتے اور قرآن کا آپ کے ساتھ دور کرتے۔ آپ ﷺ تیز ہوا سے بھی زیادہ خیرات کیا کرتے تھے"۔

حضرت عبداللہ بن عباس کے ان الفاظ سے واضح ہو رہا ہے کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ آپ ﷺ صرف رمضان میں سخاوت کیا کرتے تھے۔ سخاوت تو آپ ﷺ کی عادتِ کریمہ تھی اور رمضان کے علاوہ بھی سخاوت کا یہ عمل جاری و ساری رہتا تھا۔ آپ ﷺ تمام لوگوں سے اس حد تک زیادہ سخی تھے کہ اگر کوئی آپ ﷺ سے سوال کرتا تو آپ ﷺ اسے انکار نہیں کرتے تھے۔ آپ ﷺ کی یہ عادت و خصلت رمضان المبارک میں اپنے کمال کو پہنچ جاتی اور آپ "الریح المرسلہ" (بڑی تیز اور ٹھنڈی ہوا) سے بھی زیادہ صدقہ و خیرات کرتے تھے۔ مراد یہ کہ آپ ﷺ اس قدر تیزی کے ساتھ صدقہ و خیرات کرتے کہ شب و روز یہ عمل جاری رہتا اور صرف یہاں تک نہیں بلکہ جس طرح ٹھنڈی ہوا ہر ایک کو طمانیت و سکون بخشتی ہے، اسی طرح آپ ﷺ بھی فقراء، غرباء، یتامیٰ اور مساکین کو اس قدر دیتے کہ انہیں معاشی طور پر طمانیت اور سکون مل جاتا۔

تلاوتِ قرآن کی بہاریں

اِس ماہِ مبارک کو قرآن مجید کے نزول کی نسبت بھی حاصل ہے، اسی لیے رمضان المبارک میں آپ ﷺ کی زندگی کا دوسرا اہم اور نمایاں پہلو کثرت سے قرآن حکیم کی تلاوت تھا۔ اس مبارک مہینے میں آپ ﷺ حضرت جبرائیلؑ کے ساتھ قرآن کریم کا دور کرتے اور اس مہینے کی آمد پر ہمہ تن قرآن مجید کی تلاوت اور اس پر غور و تدبر میں مصروف ہوجاتے۔ قرآن کریم آپ ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ ہے۔ اس جیسا معجزہ اور کسی نبی اور رسول کو میسر نہیں آیا۔ دوسرے پیغمبروں کو جو معجزات ملے وہ وقتی معجزے تھے، جونہی وہ پیغمبر اس دنیا سے رخصت ہوتے، وہ معجزہ بھی ختم ہوجاتا لیکن قرآن کریم ایک ایسا زندہ و جاوید معجزہ ہے کہ قیامت تک باقی رہے گا۔

۱۔ سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا:

اِقْرَاءِ عَلَى الْقُرْآنِ. "مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ"۔

میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! میں قرآن آپ کو پڑھ کر سناؤں جبکہ یہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہے۔ اس کی تعلیم میں نے آپ ﷺ سے حاصل کی ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اِقْرَأْ عَلَى الْقُرْآنِ فَانّي اُحبُّ اَن اَسْمَعه مِنْ غَيْرِي.

"مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ، میری دلی چاہت ہے کہ میں اسے اپنے علاوہ کسی دوسرے سے سنوں"۔

سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ نے تلاوت شروع کی اور جب آپ نے یہ آیت کریمہ پڑھی:

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍم بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا. (النساء:۴۱)

"پھر اس دن کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور (اے حبیب!) ہم آپ کو ان سب پر گواہ لائیں گے"۔

آپ ﷺ نے جب اس آیت مبارکہ کو سماعت کیا تو ارشاد فرمایا: بس بس رک جاؤ۔ میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا کہ آپ کی آنکھیں آنسو بہارہی تھیں۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب البکاء عند قرائۃ القرآن، ۵۰۵۵)

۲۔ ابن ابی حاتم بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ رات کی سہانی گھڑیاں قرآن حکیم کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کی آیات میں غور و تدبر کرتے ہوئے گزارتے تھے۔ ایک رات آپ ﷺ اپنے گھر سے باہر نکلے، تو ایک انصاری عورت کو اپنے گھر میں "سورۃ الغاشیہ" کی تلاوت کرتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ اس کے دروازے کے پاس کھڑے ہوکر سننے لگے۔ وہ اس سورہ کو بار بار پڑھتی اور زارو قطار روتی رہی۔ یہ منظر دیکھ کر آپ ﷺ پر عجیب کیفیت طاری ہوئی کہ یہ بڑھیا کس طرح اللہ کی خشیت میں لرزاں و ترساں ہے۔ آپ ﷺ نے اس تلاوت کو سن کر رونا شروع کردیا۔

جب بھی وہ عورت هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ پڑھتی، آپ ﷺ رونے لگتے اور فرماتے: ہاں میرے پاس یہ خبر آئی ہے۔ گویا آپ ﷺ قرآن مجید سن کر اس میں غور وفکر بھی فرماتے۔ (تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم الرازیؒ ۱۰/۳۴۲۰، ۱۹۲۵۱)

افسوس! آج ہم اپنا وقت بات چیت، گپ شپ، کھیل کود اور سیر سپاٹے میں ضائع کرتے ہیں جبکہ صحابہ رات دن اللہ کی رضا کے لئے زندگی بسر کیا کرتے تھے۔ وہ رات کو مصلیٰ عبادت پر اور دن کو میدانِ جہاد میں گھوڑے کی پیٹھ پر نظر آتے اور اسلام کے فروغ میں مصروف عمل رہتے۔

۳۔ ایک دفعہ آپ ﷺ حضرت ابی بن کعبؓ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھ سے سورۃ البینہ سنوں۔ سیدنا ابی بن کعبؓ نے جھومتے ہوئے عرض کیا:

یارسول اللہ ﷺ! کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اللہ تعالیٰ نے تیرا نام لیا ہے۔ اس بات سے متاثر ہوکر سیدنا ابی بن کعبؓ رو پڑے۔ پھر انہوں نے لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ کی تلاوت شروع کی اور سورۃ البینہ حضور ﷺ کو سنائی۔ (صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب ابی بن کعبؓ، ۳۸۰۹، ۴۹۵۹، ۴۹۶۰، ۴۹۶۱)

قرآن مجید پر غور و تدبر حضور نبی اکرم ﷺ کے معمول میں شامل تھا۔ رمضان مبارک میں آپ ﷺ قرآن مجید کی تلاوت کا خاص اہتمام کرتے، اس لئے کہ یہ کتاب تعلق باللہ کی مضبوطی اور دلوں کا رخ اللہ رب العزت کی ذات کی طرف موڑ دیتی ہے۔ دلوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف پھیرنا ہی قرآن مجید کا اصل مقصد ہے اور یہی مقصد آپ ﷺ کے ہمیشہ پیش نظر رہا۔

۴۔ ایک دفعہ سیدنا بلالؓ سحری کے وقت آپ ﷺ کے گھر آئے تاکہ آپ کو نمازِ فجر کی اطلاع دیں۔ کیا دیکھتے ہیں کہ آپ ﷺ قرآن مجید کی یہ آیات پڑھ رہے ہیں:

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ. الَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (آل عمران:۱۹۰۔۱۹۱)

''بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں اور شب و روز کی گردش میں عقلِ سلیم والوں کے لیے (اللہ کی قدرت کی) نشانیاں ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو (سراپا نیاز بن کر) کھڑے اور (سراپا ادب بن کر) بیٹھے اور (ہجر میں تڑپتے ہوئے) اپنی کروٹوں پر (بھی) اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی تخلیق (میں کارفرما اس کی عظمت اور حُسن کے جلووں) میں فکر کرتے رہتے ہیں (پھر اس کی معرفت سے لذت آشنا ہو کر پکار اٹھتے ہیں) اے ہمارے رب! تو نے یہ (سب کچھ) بے حکمت اور بے تدبیر نہیں بنایا، تو (سب کوتاہیوں اور مجبوریوں سے) پاک ہے پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے''۔

آپ نے سیدنا بلالؓ سے روتے ہوئے فرمایا:

ویل لمن قراها ولم یتدبر.

''تباہی و بربادی ہے اس شخص کے لئے جس نے انہیں (مذکورہ آیات) پڑھا اور ان پر غور و تدبر نہیں کیا''۔

(تفسیر ابن کثیر، ۲/۱۶۹۔۱۷۰)

آپ ﷺ کا رمضان المبارک میں سب سے زیادہ نمایاں کام یہی ہوتا کہ آپ ﷺ زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کی

تلاوت کرتے اور اس میں غور و تدبر کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین کا بھی یہی معمول رہا ہے کہ وہ رمضان المبارک کو قرآن مجید کے لئے مخصوص رکھتے اور بیشتر وقت اس کی تلاوت اور اس پر غور و تدبر کرنے میں مصروف ہوجاتے۔ اس میں غور و تدبر کرنے میں وہ لذت محسوس کیا کرتے تھے اور یہ ان کی زندگی کا معمول تھا۔ رمضان المبارک کا مہینہ قرآن مجید پر غور و تدبر کے لحاظ سے نہایت موزوں ہے۔ اگر اس مہینے میں غور و تدبر نہیں کیا تو پھر اس کے لئے اس سے زیادہ مناسب وقت بھلا کون سا ہوسکتا ہے۔

عبادت میں انہماک

رمضان کی راتوں میں جب اندھیرا چھا جاتا تو حضور نبی اکرم ﷺ یکسو ہوکر عبادت میں مصروف ہوجاتے۔ آپ ﷺ کا رمضان کی راتوں میں قیام اور سجود بقیہ مہینوں کی نسبت نہایت اعلیٰ اور عمدہ ہوتا۔ جب سے ہم مسلمانوں نے رات کا قیام ترک کیا، اس وقت سے ہمارے سینوں میں ایمان و یقین کمزور ہوگیا۔ آج نئی نسل اس طرح سے زندگی بسر نہیں کرتی جس طرح سے ہمارے اسلاف زندگی بسر کیا کرتے تھے۔ نئی نسل میں سستی کاہلی بہت زیادہ پائی جاتی ہے۔ عام شب و روز تو بڑی دور کی بات ہے رمضان المبارک میں بھی تلاوت، عبادت، قیام اللیل ہماری طبیعتوں پر بڑا گراں گزرتا ہے۔ ویسے گھنٹوں ہم دوست احباب کی محافل میں لایعنی اور بے مقصد باتوں میں گزار دیتے ہیں مگر رات کے چند لمحات بھی اللہ رب العزت کی رضا اور اپنے احوالِ قلبی کی اصلاح کے لیے صرف نہیں کرتے۔

آپ ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ رمضان کی راتوں میں بالخصوص قیام اللیل کا اہتمام فرماتے۔ آپ ﷺ کے قیام اللیل کے سبب آپ کے پاؤں مبارک متورم ہوجاتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے عبادت میں اس انہماک ہی کو دیکھتے ہوئے فرمایا:

مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰى. (طٰہٰ، ۲:۲۰)

''(اے محبوبِ مکرّم!) ہم نے آپ پر قرآن (اس لیے) نازل نہیں فرمایا کہ آپ مشقت میں پڑ جائیں''۔

صحابہ کرام عرض کرتے: یارسول اللہ! لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبك وماتاخر کے مصداق اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے صدقے تو ہماری بخشش کی نوید سنائی ہے پھر آپ ﷺ اس قدر ریاضت و مجاہدہ کیوں فرماتے ہیں؟

آپ ﷺ فرماتے:

اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

''کیا میں اپنے رب کا شکر گزار بندہ نہ بنوں''۔

آپ ﷺ کے قیام اللیل ہی کی کیفیت کو اللہ رب العزت نے ''سورۃ المزمل'' کا موضوع بنایا ہے۔

آپ ﷺ سے محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم بھی زیادہ سے زیادہ قرآن مجید کی تلاوت اور کثرت سے رات کو عبادت کو اپنا معمول بنائیں۔ ماہِ رمضان روح کی تجدید کا مہینہ ہے۔ یہ قیمتی لمحات برکت کا باعث ہونے کے ساتھ ساتھ جہنم سے آزادی کی نوید بھی اپنے دامن میں سموئے ہوئے ہیں۔ جس شخص نے رمضان کو پالیا لیکن اس نے اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے آزاد نہ کرالیا، اس کے لئے ندامت اور نقصان ہی نقصان ہے۔

رمضان المبارک میں لوگ زیادہ سے زیادہ قرآن مجید ختم کرتے ہیں اور ان کے پیش نظر یہ ہوتا ہے کہ انہیں زیادہ ثواب ملے گا۔ اجر و ثواب تو اللہ تعالیٰ کی توفیق سے مل جاتا ہے لیکن روح کی غذا، یقین کی دولت اور ایمان کی تازگی تو قرآن مجید پر غور و تدبر اور اس کے احکامات پر عمل کرنے سے ہی ممکن ہے۔

عجب شے ہے لذتِ آشنائی

رمضان المبارک میں ذکرِ الٰہی، استغفار، مناجات، گریہ و زاری اور اللہ کے حضور امت کے لئے دعائیں حضور نبی اکرم ﷺ کے معمولات کا حصہ ہوتیں۔ آپ ﷺ خود تو صومِ وصال رکھتے مگر صحابہ کو منع فرماتے۔ صحابہ کرامؓ نے اس امر میں آپ ﷺ کی اتباع و اطاعت کی خواہش ظاہر کی تو فرمایا۔

اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلُكُمْ اِنَّ رَبِّیْ يُطْعِمُنِیْ وَيَسْقِيْنِی.

(صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب الوصال، ۱۹۶۳)

میں تم جیسا نہیں ہوں میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے''۔

صومِ وصال کے دوران اللہ تعالیٰ کی جانب سے آپ ﷺ کے مبارک دل پر معارف کے فیض کی صورت میں

روحانی غذا نازل کی جاتی۔ آپ ﷺ کو اس فیض کی لذت محسوس ہوتی، ذکرِ الٰہی کی مٹھاس سے آپ ﷺ آشنا ہوتے اور دعا کی شیرینی سے آپ ﷺ لطف اندوز ہوتے، جس سے آپ ﷺ کی روح کو تازگی محسوس ہوتی۔ ذکرِ الٰہی، تنہائی میں دعا اور مناجات سے آپ ﷺ کو اتنی لذت محسوس ہوتی کہ کھانے کا خیال ہی دل میں نہ آتا اور اس سے آپ ﷺ کو اپنے جسم میں توانائی بھی محسوس ہوتی۔

یہ اسی طرح ہے کہ جیسے ہم میں سے بعض لوگوں کو جب بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے تو وہ کھانا پینا بھول جاتے ہیں۔ گویا آپ ﷺ اپنے رب کی بندگی سے اتنا زیادہ خوش ہوتے کہ آپ کو کھانے پینے کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوتی۔ عبادت کے دوران آپ کا دل انتہائی خوش ہوتا اور آپ ﷺ کے سینے میں انشراح پیدا ہوجاتا اور آپ ﷺ اس کیفیت کو کھانے پینے کے قائم مقام جانتے۔

آپ ﷺ ذکرِ الٰہی، تسبیح، استغفار، کثرتِ دعا کے ذریعے روحانی غذا حاصل کیا کرتے تھے۔ ہمیں چاہئے کہ رمضان کے مہینے میں ذکر الٰہی، مناجات، استغفار اور دعاؤں میں اپنے آپ کو مشغول رکھیں اور ان لمحات میں برستی ہوئی رحمت و برکت کو زیادہ سے زیادہ سمیٹیں۔

حصولِ تقویٰ

روزے کے مقاصد میں سے سب سے بڑا مقصد تقویٰ حاصل کرنا ہے۔ تقویٰ اسی صورت میں حاصل ہوسکے گا کہ روزے اس طرح رکھے جائیں جس طرح ان کے رکھنے کا حق ہے۔ اصل عبادت ہی یہ ہے کہ بندہ اللہ کی راہ میں اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اعمال سرانجام دے۔ اعمال کی اس انجام دہی کے دوران طبیعت میں کسی قسم کی کوئی اکتاہٹ محسوس ہو اور نہ ہی بھوکے پیاسے رہنے میں کسی قسم کی کوئی دشواری محسوس ہو۔

یاد رکھیں! کافر اس دنیا میں دو دفعہ مرتا ہے اور مومن دو دفعہ زندہ ہوتا ہے۔ کافر کی ایک موت تو اس وقت ہوتی ہے جب وہ لا الٰہ الا اللّٰہ کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے اور دوسری موت اس وقت ہوتی ہے جب اس کی زندگی کے دن پورے ہوجاتے ہیں۔

مومن دو دفعہ پیدا ہوتا ہے اور دو زندگیاں بسر کرتا ہے۔ پہلی زندگی دنیا میں آنے کی صورت میں ہے اور دوسری زندگی اسے اسلام قبول کرنے کی صورت میں میسر آتی ہے۔ یاد رہے کہ بہت سے لوگ زندہ ہوتے ہیں لیکن حقیقی زندگی سے محروم ہوتے ہیں۔ کھاتے پیتے ہیں لیکن وہ حقیقت میں زندہ نہیں ہوتے۔ اصل زندگی یہ ہے کہ انسان کا دل اللہ کی طرف سفر کرے۔۔۔ اصل زندگی وہ ہے جو اللہ کی یاد میں بسر ہو۔۔۔ حقیقی زندگی یہ ہے کہ ہم اپنی عمر کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضور نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات اور رضا کے مطابق گزاریں۔

مردہ اور زندہ قلوب میں فرق کی حقیقت سے قرآن مجید یوں پردہ اٹھاتا ہے:

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا.

’’بھلا وہ شخص جو مُردہ (یعنی ایمان سے محروم) تھا پھر ہم نے اسے (ہدایت کی بدولت) زندہ کیا اور ہم نے اس کے لیے (ایمان و معرفت کا) نور پیدا فرما دیا (اب) وہ اس کے ذریعے (بقیہ) لوگوں میں (بھی روشنی پھیلانے کے لیے) چلتا ہے اس شخص کی مانند ہوسکتا ہے جس کا حال یہ ہو کہ (وہ جہالت اور گمراہی کے) اندھیروں میں (اس طرح گِھرا) پڑا ہے کہ اس سے نکل ہی نہیں سکتا‘‘۔ **(الانعام:۱۲۲)**

رمضان المبارک دلوں کو حیات بخشنے کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں عبادات کی کماحقہ ادائیگی نہ صرف بندۂ مومن کے اپنے لیے روشنی اور نور کا باعث ہے بلکہ پھر وہ بندۂ مومن اوروں کو بھی روشن اور منور کرنے کے مقام پر فائز ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس ماہِ مقدسہ کا ادب کرنے، اس کا حق ادا کرنے اور ان بابرکت لمحات سے اپنے قلوب و ارواح کے لیے زندگی اخذ کرنے کی توفیق و ہمت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

❁❁❁❁❁

معمولات و وظائفِ رمضان المبارک

رمضان المبارک کے سعادت بھرے شب و روز سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے اور قربِ الٰہی کے حصول کے لئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے بتائے ہوئے مندرجہ ذیل معمولات کو باقاعدگی سے اپنے شب و روز کا حصہ بنائیں:

1۔ نماز پنجگانہ باجماعت ادا کریں۔ 2۔ مکمل نماز تراویح باجماعت ادا کریں۔

3۔ سحری کھانے سے قبل نماز تہجد ادا کریں۔ اس کی کم از کم 2 اور زیادہ سے زیادہ 12 رکعات ہیں۔

4۔ حتی الامکان فضائل و برکات والی دیگر نفلی نمازیں ادا کریں۔ مثلاً

☆ نماز اشراق: اس کا وقت طلوع آفتاب سے بیس منٹ بعد شروع ہوتا ہے۔ اس کی کم از کم 2 اور زیادہ سے زیادہ 6 رکعات ہیں۔

☆ نماز چاشت: اس کا وقت آفتاب کے خوب طلوع ہوجانے پر ہوتا ہے۔ جب طلوع آفتاب اورآغاز ظہر کے درمیان کل وقت کا آدھا حصہ گزر جائے تو یہ چاشت کے لئے افضل وقت ہے۔ اس کی کم از کم 2 اور زیادہ سے زیادہ 12 رکعات ہیں۔

☆ نماز اوابین: یہ مغرب اور عشاء کے درمیان کی نماز ہے جو کم از کم 2 طویل رکعات یا 6 مختصر رکعات سے لے کر زیادہ سے زیادہ بیس 20 رکعات پر مشتمل ہے۔

5۔ روزانہ خشوع وخضوع اور تدبر کے ساتھ قرآن حکیم مع ترجمہ ''عرفان القرآن'' کی تلاوت کریں۔

6۔ درج ذیل وظائف روزانہ ایک ایک ہزار مرتبہ پڑھیں:

☆ درود شریف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

☆ استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ.

☆ کلمہ طیبہ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ.

7۔ پہلے عشرے میں ہر نماز کے بعد رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ کا ورد ایک سو مرتبہ کریں۔

8۔ دوسرے عشرے میں ہر نماز کے بعد اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ کا ورد ایک سو مرتبہ کریں۔

9۔ تیسرے عشرے میں ہر نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ کا ورد ایک سو مرتبہ کریں۔

10۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے شب قدر میں درج ذیل دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.

لہٰذا آخری عشری کے ہر طاق رات میں کثرت کے ساتھ اس کا ورد کریں۔

11۔ علاوہ ازیں ہماری کتاب ''الفیوضات المحمدیۃ'' میں درج فرض نمازوں کے بعد کئے جانے والے بقیہ وظائف کو اپنا معمول بنائیں اور ہر فرض نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُلِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کی ایک تسبیح کریں۔ آیۃ الکرسی اور مذکورہ بالا استغفار پڑھیں۔

12۔ رحمتوں اور سعادتوں بھرے اس مہینے میں کثرت کے ساتھ صدقات و خیرات کو اپنا معمول بنائیں اور محتاجوں و ضرورت مندوں کی مدد کریں۔

دعا ہے کہ اللہ اور اس کے حبیب مکرم ﷺ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہماری توفیقات میں اضافہ ہو۔ آمین ☆☆

خلوت اور قربت کے حصول کا ذریعہ

رمضان، اعتکاف اور لیلۃ القدر

رمضان المبارک کی بابرکت راتیں تنہائی میں اللہ سے راز و نیاز کا ذریعہ ہیں

علامہ غلام مرتضیٰ علوی

تنہائی اور قربت کے لمحات کا احساس ہر انسان کے لیے مسحور کن ہوتا ہے۔ ماں جب اپنے شیر خوار بیٹے کو سینے سے لگاتی ہے، فرمانبردار اولاد بڑھاپے میں والدین کی راحت اور آرام کے لیے جس لمحہ ان کے قریب ہوتی ہے اور اسی طرح اپنے وطن سے دور دیارِ غیر میں سخت پریشانی کے عالم میں جب کوئی اپنا مل جائے تو قربت کے ان لمحات میں فرحت کا ایک عجیب احساس ہوتا ہے۔ اولاد اور والدین کے درمیان، دو دوستوں یا ایک ہی علاقے و زبان سے تعلق رکھنے والے افراد کے درمیان محبت و قربت کے تعلقات ہوں، ہر قرب انسان کو کیف و سرور کی ایک کیفیت عطا کرتا ہے۔ کسی بھی جماعت کے کارکن کو جب اپنے محبوب قائد یا لیڈر سے تنہائی یا قربت میں ملاقات کا موقع میسر آئے تو وہ اس کی زندگی کا یادگار لمحہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جب کسی مرید کو یہی قرب اپنے شیخ سے میسر آتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ ''یک زمانہ صحبتِ باولیاء بہتر از صد سالہ طاعتِ بے ریا''۔ جب کوئی حرمِ کعبہ میں داخل ہوتے ہوئے پہلی نگاہ بیت اللہ پر ڈالتا ہے تو یہ اللہ کے گھر کی قربت کا لمحۂ خاص ہوتا ہے اور جب کسی عاشقِ رسول ﷺ کی گنبدِ خضریٰ یا جالی مبارک پر نظر پڑتی ہے تو اس وقت وہ قربِ حبیب ﷺ کی معراج پر ہوتا ہے اور زبانِ حال سے عرض کرتا ہے:

میری معراج کہ میں تیرے قدم تک پہنچا

قرب کی انہی لذتوں کے حصول کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام بھی ملتجی رہے۔ سیدنا زکریا علیہ السلام رات کی تنہائیوں میں انہی قربتوں کو تلاش کرتے۔ ان کی اِس کیفیت کا تذکرہ اللہ رب العزت نے یوں فرمایا:

اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا. (مریم، ۱۹:۳)

''جب انہوں نے اپنے رب کو (ادب بھری) دبی آواز سے پکارا''۔

یہ کوہِ طور پر گزرنے والی 40 راتوں کا وہ پُر کیف احساسِ قرب ہی تو تھا جو موسیٰ علیہ السلام کو دیدار کی طلب تک لے آیا اور زبان سے یہ کلمات ادا ہونے لگے:

رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ. (الاعراف، ۷:۱۴۳)

''اے رب! مجھے (اپنا جلوہ) دکھا کہ میں تیرا دیدار کرلوں''۔

قرب کی لذتوں کا اندازہ تو محبّ کی نگاہوں کی مدہوشی سے ہی کیا جاسکتا ہے۔ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى میں مذکور دیدارِ الٰہی کی قربتوں میں کیا لذتیں تھیں کہ خدا کے محبوب ﷺ پلٹتے ہوئے بھی مڑ مڑ کر جلوۂ خداوندی کا نظارہ کررہے تھے۔ آپ ﷺ کی اس کیفیت کی گواہی قرآن یوں دے رہا ہے:

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى. عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى.

''اور بے شک انہوں نے تو اُس (جلوۂ حق) کو دوسری مرتبہ (پھر) دیکھا (اورتم ایک بار دیکھنے پر ہی جھگڑ رہے ہو)۔ سدرۃ المنتہیٰ کے قریب''۔ (النجم، ۵۳:۱۳، ۱۴)

الغرض کائنات کا ہر شخص اپنے محبوب کی قربت اور توجہ کا طلبگار ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت ایک طرف کائناتِ انسانی کا محبوبِ حقیقی ہے تو دوسری طرف اپنی بنائی ہوئی مخلوقات خصوصاً انسان سے محبت بھی فرماتا ہے۔ اللہ رب العزت کی اپنے

بندوں سے کیا خوب محبت ہے کہ وہ اپنے عاشقوں کے لیے تخلیہ یعنی تنہائی کا ماحول خود فراہم کرتا ہے۔ متعدد احادیثِ صحیحہ میں ہے کہ رمضان المبارک کا چاند طلوع ہوتے ہی اللہ رب العزت شیاطین کو جکڑ دیتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (صحیح بخاری فی الصحیح، کتاب: بدء الخلق، باب: صفة إبليس وجنوده، ۳/۱۱۹۴، الرقم: ۳۱۰۳)

''جب رمضان شروع ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان (زنجیروں میں) جکڑ دیئے جاتے ہیں۔''

یوں اللہ رب العزت اپنے بندوں کو رمضان المبارک میں تنہائی فراہم کرتا ہے کہ اس کا بندہ شر، فتنے اور فساد کے ماحول سے آزاد ہوکر خالص اللہ رب العزت کا قرب تلاش کرے۔ رمضان المبارک کے آغاز سے ایک ایسا ماحول پیدا ہوجاتا ہے کہ اللہ کے ہاں وہ عبادت گزار بندے جو فجر کی اذان سے بیدار ہوتے تھے، اب رات کے پچھلے پہر اذانِ فجر سے بھی پہلے سحری کے لیے بیدار ہوتے ہیں۔ ایسے محبوب بندوں کو اللہ رب العزت اپنے قرب کی طرف پکارتا ہے:

ہے کوئی مجھ سے مانگنے والا کہ میں اس کی جھولی اس کی مرادوں سے بھر دوں۔۔۔ ہے کوئی مجھ سے بخشش مانگنے والا کہ میں اس کے گناہ معاف فرمادوں۔۔۔ ہے کوئی مجھ سے رزق مانگنے والا۔۔۔ ہے کوئی مجھ سے اولاد مانگنے والا۔۔۔ ہے کوئی مجھ سے ہدایت طلب کرنے والا کہ میں اس کو اس کی چاہت سے نواز دوں۔

الغرض رمضان المبارک کی راتیں اللہ سے تنہائی میں راز و نیاز کرنے کا ذریعہ ہیں۔ اللہ رب العزت اس تخلیہ یعنی تنہائی (شر، باطل اور فتنہ وفساد سے دوری) کو آہستہ آہستہ اپنے قرب سے بدلتا ہے۔

رمضان المبارک کا تیسرا عشرہ شروع ہوتا ہے تو وہ اپنے بندے کو دعوت دیتا ہے کہ بندے آ! اب اپنا گھر بار، بیوی بچے والدین سب کو چھوڑ کر میرے قرب کی تلاش میں میرے گھر آجا یعنی اعتکاف کی صورت میں میرے گھر (مسجد) میں ڈیرے لگالے۔ پس تیسرا عشرۂ رمضان اعتکاف کی صورت میں اللہ رب العزت کی بارگاہ کا قرب حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ خود بھی ہر سال رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کا خصوصی اہتمام فرماتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

''حضور نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کے آخری دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ ﷺ کا وصال مبارک ہوگیا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات نے بھی اعتکاف کیا ہے۔''

(صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف، باب: الاعتکاف فی العشر الاوخر والاعتکاف فی المساجد، ۲/۷۱۳، الرقم: ۱۹۲۲)

رمضان کے آخری عشرہ میں کیے جانے والے اس اعتکاف پر اللہ کی بارگاہ سے کتنا ثواب ملتا ہے؟ حضور ﷺ نے اسے بھی بیان فرمایا۔ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنهما اپنے والد (حضرت امام حسین علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف کرتا ہے اس کا ثواب دو حج اور دو عمرہ کے برابر ہے۔''

(الطبرانی فی المعجم الکبیر، ۳/۱۲۸، الرقم: ۲۸۸۸)

اعتکاف تنہائی کو قرب میں بدلنے کا ذریعہ ہے۔ دنیا کا دستور یہ ہے کہ جب کوئی سوالی حاجت روا کے دروازے پر آجائے تو سخی اسے خالی نہیں پلٹاتے تو وہ مالک و مولیٰ تو سب سے بڑھ کر سخی اور عطا کرنے والا ہے، جب کوئی حاجت مند کائنات کے خالق و مالک کے در پر 10 دنوں اور راتوں کے لیے ڈیرہ لگالیں تو وہ ذات باری اپنے منگتوں کو نہ صرف دین و دنیا کی خیرات عطا کرتی ہے بلکہ طاق راتوں میں اپنے قرب کی تلاش کا راستہ بھی دکھاتی ہے۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں آپ ﷺ کے معمول مبارک کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

''جب رمضان کے (آخری عشرہ) کے دس دن باقی رہ جاتے تو آپ ﷺ اپنا کمر بند کس لیتے اور اپنے اہلِ خانہ سے

الگ ہو (کر عبادت و ریاضت میں مشغول ہو) جاتے۔‘‘

(احمد بن حنبل فی المسند، ٦/ ٦٦، الرقم: ٢٤٤٢٢)

ماہِ رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت ہے جو انسان کو تنہائی (شر اور فتنہ وفساد سے دوری) عطا کرتا ہے، رمضان کا آخری عشرہ بندے کو اللہ کے گھر (اعتکاف کی صورت میں) بٹھا کر اس کا قرب عطا کرتا ہے۔ آخری عشرے کی طاق راتوں میں اللہ رب العزت اپنے بندوں کو لیلۃ القدر کی صورت میں اس خلوت اور تنہائی کو اختیار کرنے کا صلہ اور اجر عطا کرتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

’’شبِ قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں (اور ایک روایت میں ہے کہ رمضان کی آخری سات طاق راتوں) میں تلاش کیا کرو۔‘‘

(صحیح بخاری، کتاب صلاۃ التراویح، باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر، ٢/ ٧١٠، الرقم: ١٩١٣)

لَیۡلَةُ الۡقَدۡرِ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ کی مصداق یہ رات ہزار راتوں سے بہتر ہے، اسی لیے رب کی قربتوں کے متلاشی لیلۃ القدر کی تلاش میں ہر طاق رات اس کے حضور سربسجود ہو کر عرض کرتے ہیں:

ہر تمنا دل سے رخصت ہوگئی
اب تو آجا اب تو خلوت ہوگئی

سالانہ اجتماعی مسنون اعتکاف

تحریک منہاج القرآن رمضان المبارک کے آخری عشرے میں سالانہ اجتماعی مسنون اعتکاف کی صورت میں بندگانِ خدا کو اللہ کے قرب اور خلوت کے حصول کا ذریعہ فراہم کرتی ہے۔ ایک ایسا اعتکاف جس میں ہزاروں بندگانِ خدا ہر وقت اللہ کے حضور عبادت و بندگی میں مشغول رہتے ہیں اور اس کے حضور گریہ و زاری کر کے اس کی رضا اور قرب کی منزلیں طے کرتے ہیں۔ اس روحانی اجتماع میں لیلۃ القدر کی رات دنیا بھر سے کروڑوں مسلمان شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی دعا میں شریک ہوکر اللہ کے حضور سچی توبہ کرکے، اپنے قلوب و اذہان کو ہر قسم کی گندگی اور غلاظت سے پاک کرکے اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کے انوار سے اپنا دامن بھرتے ہیں۔ توبہ، اصلاحِ احوال اور آنسوؤں کی ایسی بستی آباد ہوتی ہے جس میں کہیں ذکرِ الٰہی کے حلقے ہوتے ہیں تو کہیں حلقاتِ قرآن۔۔۔ ایک طرف فقہی نشستیں منعقد ہوتی ہیں تو دوسری طرف خدمتِ دین کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے لیکچرز کا اہتمام۔۔۔ ایک طرف محافلِ نعت سے معتکفین کے سینوں میں عشقِ رسول ﷺ کی شمع فروزاں کی جاتی ہے تو دوسری طرف دروسِ تصوف سے اصلاحِ احوال کا فریضہ سرانجام دیا جاتا ہے۔۔۔ کہیں فکری نشستوں میں احیاءِ اسلام کا جذبہ پیدا کیا جاتا ہے تو کہیں تنظیمی نشستوں میں اللہ کے دین کی نوکری کا سلیقہ سکھایا جاتا ہے۔ الغرض منہاج القرآن کا سالانہ مسنون اجتماعی اعتکاف نہ صرف اللہ رب العزت کے قرب کا ذریعہ ہے بلکہ احیاءِ اسلام کی جدوجہد کا تسلسل ہے۔

یہ اعتکاف جہاں بہت سارے فوائد وثمرات سے نوازتا ہے وہاں یہ صالحین کی صحبت کے حصول کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ اس لیے اللہ رب العزت اپنی عبادت و بندگی کے لیے صالحین کی ذواتِ مقدسہ کی صحبت اختیار کرنے کا بھی حکم دیتا ہے۔ ارشاد فرمایا:

وَاصۡبِرۡ نَفۡسَكَ مَعَ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ رَبَّهُمۡ بِالۡغَدٰوةِ وَالۡعَشِىِّ (الکهف، ١٨: ٢٨)

’’(اے میرے بندے!) تو اپنے آپ کو ان لوگوں کی سنگت میں جمائے رکھا کر جو صبح و شام اپنے رب کو یاد کرتے ہیں اس کی رضا کے طلب گار رہتے ہیں (اس کی دید کے متمنی اور اس کا مکھڑا تکنے کے آرزومند ہیں)‘‘۔

قدوۃ الاولیاء حضور پیر سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادیؒ کی روحانی صحبت اور مجددِ رواں صدی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے علمی وفکری اور روحانی موضوعات پر مشتمل خطباتِ و دروس حاضرین وسامعین کی ذہنی و باطنی جلا کا سامان فراہم کرتے ہیں اور ان کے تزکیۂ نفوس وقلوب کی راہ ہموار کرتے ہیں۔ تحریک منہاج القرآن ایک تجدیدی تحریک ہونے کے ناطے عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق اعتکاف کا صحیح تصور عوام کے سامنے پیش کر رہی ہے۔

❁❁❁❁❁

رمضان المبارک میں آنے والے مبارک ایام کا تذکرہ

وصالِ سیدہ کائنات 3 رمضان المبارک ......یومِ شہدائے بدر 17 رمضان المبارک

یومِ شہادت مولائے کائنات 21 رمضان المبارک

رمضان المبارک میں اسلامی تاریخ کے ناقابلِ فراموش واقعات رونما ہوئے

ڈاکٹر شفاقت علی البغدادی الازہری

ماہ رمضان المبارک برکتوں اور سعادتوں کا ایک روحانی و جاں فزاء موسم ہے، اس میں اہلِ اسلام کی باطنی کیفیات کمال عروج پر ہوتی ہیں اور ظاہری اعمال و صدقات کا اظہار کثرت کے اعتبار سے اوجِ ثریا کی بلندیوں کو چھو رہا ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت نے اس ماہِ مبارک کو بے حد برکتوں اور فضیلتوں کا منبع بنایا ہے۔ اس کی فضیلت کے بے شمار اسباب و وجوہات ہیں جن کی بدولت اسے شھر اللہ کا ٹائٹل دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی الوہی کتاب قرآن کریم کو بھی اس مہینے میں نازل فرمایا جو اس کی فضیلت کا ایک لازوال سبب ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ أُنزِلَ فِیهِ الْقُرْآنُ (البقرة:۱۸۵)

''رمضان کا مہینہ (وہ ہے) جس میں قرآن اتارا گیا ہے۔''

لیلۃ القدر، روزے رکھنا اور اعتکاف کرنا وہ فضائل ہیں جو اس ماہ کی اہمیت و فضیلت کو ناقابلِ بیان حد تک بڑھا دیتے ہیں۔ علاوہ ازیں ماہِ رمضان المبارک میں کئی قابلِ قدر احداث و واقعات بھی رونما ہوئے جن کا ذکر خیر کثیر کا باعث ہے۔ اِن واقعات میں سیدہ کائنات فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کا یوم وصال، غزوہ بدر اور شہادت مولائے کائنات حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نہایت قابل ذکر ہیں۔ اِن ایام و واقعات کو یاد کرنا اور قلب و ذہن میں مستحضر کرنا اللہ رب العزت کے اس فرمان کے تحت ہے:

وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللّٰهِ (ابراهيم:۵)

''اور انہیں اللہ کے دنوں کی یاد دلاؤ''۔

ذیل میں مذکورہ بالا واقعات کے حوالہ سے اختصار کے ساتھ چند گزارشات پیش خدمت ہیں:

سیدۂ کائنات کا یومِ وصال (3 رمضان المبارک)

سیدہ کائنات حضرت فاطمۃ الزہراء علیہا السلام اس مقدس گھرانے کا چمکتا دمکتا روشن اور تابناک فرد ہیں، جس نے اہلِ بیت کا الوہی لقب پایا۔ سیدہ کائنات کو اہلِ کساء میں شامل ہونے کا اعزاز و شرف بھی حاصل ہے۔ اسی طرح آپ بتول، طیبہ، زاہرہ، طاہرہ، شاکرہ، عابدہ اور سیدۃ النساء جیسے پاک القاب سے بھی مشہور و معروف ہیں۔

آپ ایسی عظیم المرتبت ماں ہیں جن کے دونوں شہزادے سیدا شباب اھل الجنۃ کے فرمانِ مصطفی ﷺ کے مطابق جنت کے جوانوں کے سردار ہیں۔ آپ ایسی زوجہ صالحہ ہیں جن کے شوہر نامدار خلیفہ راشد، منبعِ ولایت، باب مدینۃ العلم مولائے کائنات سیدنا علی المرتضیٰ علیہ السلام ہیں۔ آپ خود سیدہ نساء العالمین ہیں جبکہ آپ کے والد ماجد رحمۃ للعالمین، امام الانبیاء اور سید المرسلین ہیں۔ گویا آپ کی شان یہ ہے کہ والد ماجد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، زوج کریم علی المرتضیٰ علیہ السلام، ایک شہزادے امام حسن المجتبیٰ علیہ السلام اور دوسرے شہزادے سید الشہداء امام حسین علیہ السلام ہیں۔ آپ کا گھرانہ سرداروں کا گھرانہ ہے، جہاں پر رفعتیں اور عظمتیں بھی خیرات لینے کے لیے صف در صف کھڑی نظر آتی ہیں۔

کل کائنات کے اعزازات و شرف اس گھرانے کے نفوسِ قدسیہ کے نقشِ پا کی دھول ہیں۔ تمام طہارتیں اور پاکیاں آپ ہی کے وجود سے فیضیاب ہوتی نظر آتی ہیں۔ اللہ رب العزت

☆ Sabaliwaag@gmail.com

نے سیدہ کائنات کے خاندانِ عالیہ کی طہارت و پاکیزگی کا بیان کرتے ہوئے اپنی الوہی کتاب قرآن حکیم میں یوں ارشاد فرمایا:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا(الاحزاب:۳۳)

''بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول ﷺ کے) اہلِ بیت !تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دُور کر دے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کر دے''۔

کلامِ الٰہی میں اللہ رب العزت نے آپؑ کے گھرانے کو اہلِ بیت کا لقب عطا فرما کر آپ کی عظمت اور رفعت کا چہاردانگ عالم میں ڈنکا بجا دیا اور تا قیامِ قیامت آپ کی ان عظمتوں اور رفعتوں کی بقا کی ضمانت جاری فرما دی۔ تاجدار کائنات حضرت محمد ﷺ نے مسلسل چھ ماہ تک آپ کو اھل البیت کی ندائے دلپذیر سے مخاطب فرما کر اہلِ اسلام کے دلوں میں آپ کے مقام و مرتبہ اور فضیلت کو ثبت کر دیا اور مسلمانوں کو راہِ نجات سے روشناس کر دیا۔

حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ چھ ماہ تک حضور نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول رہا کہ جب نماز فجر کے لیے تشریف لے جاتے تو سیدہ کائنات فاطمۃ الزہراء ؓ کے دروازے کے پاس سے گزرتے تو فرماتے:

الصلاۃ: یا اھل البیت ''اے اہل بیت نماز قائم کرو''

اور پھر یہ آیت مبارکہ پڑھتے:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا(الاحزاب:۳۳)

سیدہ کائنات کے فضائل و مناقب نہ ختم ہونے والی ایک طویل فہرست کے حامل ہیں جن سے کتبِ حدیث و آثار اور کتبِ سیر و تاریخ بھری پڑی ہیں۔ حضرت مسور بن مخرمۃ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فاطمۃ بضعۃ منی ،فمن اغضبھا اغضبنی

(صحیح بخاری، باب: مناقب قرابۃ رسول اللہؐ، رقم: ۳۵۱)

''فاطمہ میری جان کا ٹکڑا ہے پس جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا''۔

اس حدیث مبارک میں آپ ﷺ نے سیدۂ کائنات کو نہ صرف اپنی جان کا حصہ قرار دیا بلکہ اپنی امت کو برملا بتا دیا کہ جو مجھے خوش اور راضی دیکھنا چاہتا ہے وہ میری جان فاطمہ کو ناراض نہ کرے۔ میری شہزادی کی تعظیم و توقیر ہر ایک پر لازم ہے۔ جس نے میری جان کے ٹکڑے سیدہ فاطمۃ الزہراء ؓ کو ناراض کیا تو میں بھی اس سے ناراض ہوں۔

تاجدار کائنات اپنی شہزادی سیدہ فاطمۃ الزہراء ؓ کو بہت عزت دیتے تھے اور آپ کا بہت بلند اکرام کرتے تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ بیان فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب سیدہ فاطمۃ الزہراء ؓ کو آتے ہوئے دیکھتے تو خوش آمدید کہتے اور کھڑے ہو جاتے۔ انہیں بوسہ دیتے اور انہیں اپنی نشست پر بٹھا دیتے۔ جب سیدہ فاطمۃ الزہراء ؓ حضور ﷺ کو اپنی طرف تشریف لاتے ہوئے دیکھتیں تو خوش آمدید کہتیں اور کھڑی ہو جاتی تھیں اور آپ کو بوسہ دے کر اپنی محبت کا اظہار کرتیں۔

یہ اللہ کا خصوصی فضل و کرم ہے کہ جانِ حبیب، بنت رسول، سیدہ کائنات فاطمۃ الزہراء ؓ کو جنتی عورتوں کی سرداری عطا کی گئی اور ان کے دونوں شہزادوں کو جنتی نوجوانوں کی سرداری عطا کی گئی۔ یاد رہے کہ ہر زمانہ میں نیکوکار اور پاک خصلت خواتین کا وجود رہا ہے۔ اپنے اپنے زمانہ میں ان خواتین کا کوئی ہم پلہ نہ تھا اور ان کا بلند مقام و مرتبہ تھا مگر جب فاطمہ بنت رسول کی بات آئی تو آپ کی فضیلت عمومی اور مطلق ہے جو سب جہانوں اور زمانوں کو محیط ہے۔

تاجدارِ کائنات ﷺ نے اپنی ظاہری زندگی میں سیدہ کائنات کو کبھی اپنے آپ سے الگ نہ کیا اور نہ خود سے دور رکھا۔ جب آپ ﷺ اس کائنات سے ظاہری طور پر پردہ فرما گئے تو بھی آپ نے اپنی شہزادی کو زیادہ عرصہ کے لیے دور نہ رکھا بلکہ اپنی حیاتِ مبارکہ میں ہی سیدہ کائنات فاطمۃ الزہراء ؓ کو اس بشارت سے نوازا کہ میرے وصال سے آپ پریشان اور حزین نہ ہوں بلکہ آپ بھی جلد مجھ سے ملنے والی ہیں۔

یوں تو ہر انسان کی موت کا وقت مقرر ہے جو کسی صورت میں بھی ٹل نہیں سکتا مگر جب ہم سیدہ کائنات فاطمۃ الزہراء ؓ

کے وصال کے لمحات دیکھتے ہیں اور آپ کی اللہ رب العزت اور تاجدار کائنات ﷺ کے ساتھ ملاقات کی تیاری دیکھتے ہیں تو اس پر دل رشک کرتا ہے۔ ام المومنین حضرت ام سلمٰی رضی اللہ عنہا آپ کے لمحاتِ وصال کے بارے میں یوں بیان فرماتی ہیں:

جب سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کا وقتِ وصال قریب آیا تو میں ان کی تیمارداری کرتی تھی۔ مرض کے اس پورے عرصہ کے دوران جہاں تک میں نے دیکھا ایک صبح ان کی حالت قدرے بہتر تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی کام سے باہر گئے۔ سیدہ نے کہا:

اسْكُبِي لِي غُسْلًا فَسَكَبْتُ لَهَا غُسْلًا فَاغْتَسَلَتْ كَأَحْسَنِ مَا رَأَيْتُهَا تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَتْ يَا أُمَّهْ أَعْطِينِي ثِيَابِيَ الْجُدُدَ فَأَعْطَيْتُهَا فَلَبِسَتْهَا ثُمَّ قَالَتْ يَا أُمَّهْ قَدِّمِي لِي فِرَاشِي وَسَطَ الْبَيْتِ فَفَعَلْتُ وَاضْطَجَعَتْ وَاسْتَقْبَلَتِ الْقِبْلَةَ وَجَعَلَتْ يَدَهَا تَحْتَ خَدِّهَا ثُمَّ قَالَتْ يَا أُمَّهْ إِنِّي مَقْبُوضَةٌ الْآنَ وَقَدْ تَطَهَّرْتُ فَلَا يَكْشِفُنِي أَحَدٌ فَقُبِضَتْ مَكَانَهَا.

(مسند احمد بن حنبل، ۶/ ۴۶۱، الرقم: ۲۷۶۵۶)

’’امی جان! میرے غسل کرنے کے لیے پانی لائیں۔ میں پانی لائی۔ آپ نے، جہاں تک میں نے دیکھا، بہترین غسل کیا۔ پھر بولیں: امی جان! مجھے نیا لباس دیں۔ میں نے انہیں نیا لباس دیا جسے انہوں نے پہن لیا۔ پھر فرمایا: امی جان! میرا بستر گھر کے درمیان میں کردیں، میں نے ایسا ہی کیا۔ آپ قبلہ رخ ہوکر لیٹ گئیں۔ ہاتھ مبارک رخسار مبارک کے نیچے کرلیا اور پھر فرمایا: امی جان! اب میری وفات ہوگی، میں پاک ہو چکی ہوں، لہذا کوئی مجھے عریاں نہ کرے۔ پس اسی جگہ آپ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوگئی۔

اس سے پتہ چلا کہ سیدہ طاہرہ طیبہ نے اس عظیم الشان طریقہ سے اپنی زندگی گزاری کہ اپنے محبوب نبی ﷺ کے ساتھ ملاقات کے لیے تیاری بھی خود کی اور خوب طہارت سے مزین ہوکر اپنی جان کو اللہ رب العزت کے سپرد کیا۔ چنانچہ مخدومہ کائنات حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا نے ۳ رمضان المبارک ۱۱ ہجری کو مدینہ طیبہ میں وصال فرمایا اور آپ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اہلِ بیت اطہار کی محبت و توقیر اور ادب عطا فرمائے۔

یوم شہداء بدر (17 رمضان المبارک)

غزوہ بدر ۱۷ رمضان المبارک ۲ ہجری کو مسلمانوں اور کفارِ مکہ کے مابین ہوا۔ لشکرِ اسلام کی قیادت تاجدارِ مدینہ حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے جبکہ لشکرِ کفار کی قیادت ابوجہل کے پاس تھی۔ اس غزوہ کو غزوہ بدر الکبریٰ اور یوم الفرقان کے نام سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔ بدر ایک گاؤں کا نام ہے جو مدینہ طیبہ سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں پانی کے چند کنویں تھے اور شام سے آنے والے قافلے اسی مقام پر آکر ٹھہرتے تھے۔ قابلِ ذکر امر یہ ہے کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے مکہ سے ہجرت کی تو قریشِ مکہ نے اسی وقت سے مدینہ طیبہ پر حملہ کرنے کی سازشیں شروع کردیں۔ قریشِ مکہ مدینہ کے راستے شام کی طرف تجارتی سفر پر جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ انہیں یہ خبر ملی کہ مسلمان قریشِ مکہ کے شام سے آنے والے قافلہ پر حملہ آور ہونے کے لیے آرہے ہیں۔ چنانچہ قریش مکہ نے مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لیے اپنے ناپاک ارادوں کے ساتھ تکبر کے نشے میں مست ہوکر مدینہ طیبہ کا رخ کیا اور بدر کے مقام پر پہنچے تو وہاں لشکرِ اسلام سے جنگ ہوئی۔ اللہ رب العزت نے شیطانی طاقتوں کو نیست و نابود کردیا اور اہل اسلام کو عظیم الشان فتح و کامرانی عطا فرمائی۔ اسلامی لشکر ۳۱۳ افراد پر مشتمل تھا۔ اسلحہ، خوردونوش، سواریاں بہت کم تھیں جبکہ مدِ مقابل کفار سر سے لے کر پاؤں تک اسلحہ سے لیس تھے۔ ان کی سواریاں بھی کثیر تھیں اور لاتعداد اونٹ اشیائے خوردونوش سے لدے ہوئے تھے۔ اس کے باوجود کفار مکہ اس چھوٹے سے اسلامی لشکر کے وار کی تاب نہ لا سکے اور آخرکار انہیں دم دبا کر بھاگنا پڑا۔

لشکرِ اسلامی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہزاروں فرشتوں کی مدد حاصل تھی۔ کفار مکہ کے ستر سے زائد لوگ اس غزوہ میں واصلِ جہنم ہوئے اور تقریباً ستر لوگ قیدی ہوئے جبکہ ۱۴ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جام شہادت نوش کیا۔ شہداء بدر میں سے تیرہ حضرات تو میدانِ بدر ہی میں مدفون ہوئے مگر حضرت عبیدہ بن حارث نے چونکہ بدر سے واپسی پر منزل صفراء میں وفات پائی، اس لیے ان کی قبر شریف منزل صفراء میں ہے۔

اصحابِ بدر اور شہدائے بدر کی فضیلت اس بات سے

عیاں ہوتی ہے کہ حضور ﷺ نے انہیں جنت کی بشارت دی۔ ام المومنین حضرت حفصہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إنی لارجو الا یدخل النار احد إن شاء الله تعالی ممن شهد بدرا، والحدیبیة، قالت: قلت: یا رسول الله، الیس قد قال الله: وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰی رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا (مریم:71) قال: الم تسمعیه، یقول: ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا (مریم:72)

(صحیح مسلم باب: من فضائل اصحاب الشجرۃ، الرقم: ۲۴۹۶)

”مجھے امید ہے جو لوگ بدر و حدیبیہ کی جنگوں میں شریک تھے، ان میں سے کوئی جہنم میں نہ جائے گا، ان شاء اللہ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے: تم میں سے ہر ایک کو اس میں وارد ہونا ہے، یہ تیرے رب کا حتمی فیصلہ ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا: پھر ہم پرہیزگاروں کو نجات دیں گے اور ظالموں کو اسی میں اوندھے منہ چھوڑ دیں گے۔“

حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ ایک بدری صحابی ہیں۔ فتح مکہ کے موقع پر انہوں نے اسلامی لشکر کی آمد کی اطلاع قریشِ مکہ کو کرنا چاہی مگر حضور نبی اکرم ﷺ کو اس کا علم ہوگیا اور قافلہ کی روانگی کی اطلاع قریشِ مکہ کو نہ پہنچ سکی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان سے سخت انداز میں نمٹنے کا مشورہ دیا لیکن حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا:

إِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ؟ لَعَلَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ.

(صحیح بخاری، باب فضل من مشهد بدر، الرقم: ۳۷۶۲)

”یہ بدر کی جنگ میں ہمارے ساتھ موجود تھے۔ تمہیں کیا معلوم، اللہ تعالیٰ بدر والوں کے تمام حالات سے واقف تھا اور اس کے باوجود ان کے متعلق فرما دیا کہ جو جی چاہے کرو کہ میں نے تمہیں معاف کر دیا“۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب رضی اللہ عنہ کا ایک غلام ان کی شکایت کرتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا:

یا رسول الله، لیدخلن حاطب النار، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: کذبت، لا یدخلها فإنه شهد بدرا، والحدیبیة. (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ باب: من فضائل اہل بدر، ۱۹۴۲/۴، الرقم: ۲۴۹۵)

”یا رسول اللہ ﷺ! حاطب ضرور دوزخ میں جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے جھوٹ کہا حاطب دوزخ میں نہ جائے گا، وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھا“۔

غزوہ بدر اہلِ ایمان کے لیے اپنے اندر بے شمار اسباق اور دروس رکھتا ہے۔ اگر اہلِ اسلام کو غزوہ بدر کی روح سمجھ آجائے تو اللہ رب العزت کی مدد و نصرت آج بھی اتر سکتی ہے۔ بقول اقبال:

فضائے بدر پیدا کر، فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

اللہ رب العزت اخلاصِ نیت سے جہاد کرنے والوں کو کبھی بھی محروم و مایوس نہیں کرتا، وہ ہمیشہ انہیں فتح و کامرانی سے نوازتا ہے۔ اگر آج بھی عالمِ اسلام کے فرزندان اہلِ بدر جیسا اخلاص پیدا کر لیں اور محنت سے آگے بڑھیں تو اللہ رب العزت کی مدد و نصرت کے حامل فرشتوں کا نزول بعید نہیں۔ اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ شہدائے بدر کے توسل سے تمام اہلِ ایمان پر اپنی نظرِ کرم فرمائے۔

یومِ مولائے کائنات سیدنا علیؓ (21 رمضان المبارک)

مولائے کائنات حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب ایک جلیل القدر صحابیِ رسول ہیں۔ آپ رشتہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں۔ آپ کا نبی آخر الزمان پر سب سے پہلے ایمان لانے والے اصحاب میں شمار ہوتا ہے۔ آپ کا شمار اہلِ بیت میں سے بھی ہوتا ہے۔ آپ کی شجاعت و بہادری ناقابلِ فراموش ہے۔ آپ کی حکمت و فراست فقید المثال ہے۔ آپ کی روحانیت اور زہد، چمکتے دمکتے ستارے کی مانند ہے۔ آپ علم وعرفان کے منبع و مصدر ہیں اور تقویٰ و ورع آپ کی طبیعت کا حصہ تھا۔ مولائے کائنات لاتعداد فقید المثال خوبیوں اور صفاتِ عالیہ کے مالک تھے۔ آپ کی ہر ہر خوبی کے بے شمار مظاہر ہیں جو مختلف مواقع پر آپ کے وجودِ مسعود سے ظاہر ہوتے رہے۔

آپ کے مناقب و فضائل اور صفات کا اس مضمون میں احاطہ کرنا ناممکن ہے کیونکہ آپ ہمہ جہت صفات کی مالک ہستی ہیں۔ آپ کی ہر صفت دوسری صفت سے نمایاں اور منفرد ہے۔ لہٰذا قارئین کے علمی ذوق کو بڑھانے اور سیدنا علی المرتضیٰ کے ساتھ

روحانی وابستگی کو مزید پختہ کرنے کے لیے اس مقام پر آپ کی صفتِ شجاعت و بہادری کے چند مظاہر بطور نمونہ پیش کیے جاتے ہیں:

۱۔ غزوۂ بدر میں آپ نے شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ کو واصلِ جہنم کیا۔ آپ کی تلوار نے اعدائے اسلام کو چن چن کر واصلِ جہنم کیا۔

۲۔ غزوۂ احد میں آپ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کی شہادت کے بعد آگے بڑھ کر علم سنبھالا اور چند صحابیوں کے ساتھ مل کر ان مشرکین کا رخ پھیر دیا جو حضور ﷺ کی طرف پیش قدمی کر رہے تھے۔

۳۔ اسی شجاعت کا مظاہرہ آپ نے ۵ ہجری میں غزوۂ احزاب کے موقع پر کیا اور عمرو عبدود جو پورے عرب کا مانا ہوا مشہور پہلوان تھا، اس کی عمر نوے سال تھی اور پورے عرب میں اس کا مقابلہ کرنے کی کوئی طاقت نہ رکھتا تھا، غزوہ احزاب میں اس نے خندق کے پاس آکر مبارزت طلب کی اور نعرہ لگایا کہ ہے کوئی جو دوبدو میرا مقابلہ کرسکے؟ حضرت علیؓ مبارزت کے لیے آگے بڑھے۔ وہ حضرت علیؓ کو دیکھ کر ہنسا اور بولا تم میرا مقابلہ کرنے آئے ہو، تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے تمسخر کا انداز اپناتے ہوئے کہا:

جب کوئی میرے ساتھ مقابلہ کے لیے آتا ہے تو میں اس کی تین خواہشات میں سے ایک ضرور پوری کرتا ہوں۔ بولو تمہاری کیا خواہش ہے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا:

میری پہلی خواہش یہ ہے کہ تم ایمان لے آؤ۔ اس نے کہا: سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حضرت علیؓ بولے: میری دوسری خواہش یہ ہے کہ تم میدانِ جنگ سے واپس چلے جاؤ۔ وہ ہنسا اور بولا یہ بزدلی کا کام ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: پھر تیسری خواہش یہ ہے کہ آؤ مقابلہ کرو تاکہ میں تمہیں قتل کر دوں۔

وہ حضرت علی کی بات پر چونکا اور برہم ہو کر گھوڑے سے اترا اور تھوڑی دیر تک سخت مقابلہ ہوا، آخر کار حضرت علی کی تلوار نے اسے کاٹ دیا۔

۴۔ غزوہ خیبر میں آپؓ نے شجاعت و بہادری کی لازوال داستان رقم کی۔ اُس موقع پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ''أَوْ قَالَ'': يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ.

(صحیح بخاری، باب: مناقب علی بن ابی طالب، الرقم: ۳۴۹۹)

''کل میں جھنڈا ایسے شخص کو دوں گا یا کل جھنڈا وہ شخص پکڑے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں یا یہ فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں خیبر کی فتح سے نوازے گا۔''

اگلے دن حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ کا نام پکارا مگر آپ آنکھوں کی بیماری میں مبتلا تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا لعابِ دہن لگایا جس سے آپ کی تکلیف دور ہوگئی۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے جھنڈا آپؓ کے ہاتھ میں دے دیا۔ چنانچہ اللہ رب العزت نے آپؓ کی بدولت خیبر کو مسلمانوں کا مقدر کر دیا۔

حضرت علیؓ پر رمضان المبارک میں ملکِ شام سے آئے ہوئے عبدالرحمٰن بن ملجم نامی شخص نے مسجد کوفہ میں دورانِ نماز زہر میں بجھی ہوئی تلوار سے حملہ کیا جس سے زہر کا اثر پورے جسم میں پھیل گیا۔ چنانچہ ۲۱ رمضان کو بوقتِ فجر آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ اللہ رب العزت ہمیں اہل بیت اطہار کی عزت و تکریم کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے توسل سے ہمیشہ ہم پر رحم و کرم فرمائے۔

گزشتہ سطور پر رمضان المبارک میں رونما ہونے والے چند ایک اہم اور قابل قدر واقعات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ بلاشبہ ان ایام کا تذکرہ اہلِ ایمان کی قلبی و روحانی تسکین کا سبب ہے۔ سیرت سیدہ فاطمۃ الزہراء ہماری خواتین کے لیے اسوۂ حسنہ ہے اور انہیں چاہیے کہ وہ آپ کی سیرت کو اپنائیں اور اپنی زندگیاں اللہ کی اطاعت میں بسر کریں۔

اسی طرح غزوۂ بدر ایک طرف اہلِ ایمان کو جہاد، اخلاص، صبر و رضا کا درس دیتا ہے تو دوسری طرف اسلام کی حقانیت کی روشن دلیل بھی ہے۔

سیدنا علیؓ کا تذکرہ اہلِ ایمان کی جان و طاقت ہے کیونکہ ذکر مولائے علی مومن اور منافق میں فرق کرنے کا اہم پیمانہ ہے۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہمیں رمضان المبارک کے روزے ایمان کے ساتھ رکھنے اور محاسبہ و احتساب کے ساتھ اس ماہِ مبارک کے ایام کو گزارنے اور عبادت و اطاعت بجالانے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ ❁❁❁

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی او آئی سی کانفرنس میں شرکت، خطاب

او آئی سی نے شیخ الاسلام کی بین الاقوامی خدمات پر متفقہ قرارداد منظور کی

قرارداد میں فروغِ علم و امن پر منہاج القرآن کی عالمگیر خدمات کو سراہا گیا

رپورٹ: نوراللہ صدیقی

9 اور 10 اپریل 2019ء سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں او آئی سی کے زیرِ اہتمام دہشت گردی اور انتہا پسندی کے سدِّ باب کے لیے ایک کانفرنس بعنوان:

"The international conference on the role of education in preventing Extremism and terrorism" انعقاد پذیر ہوئی۔ اس دو روزہ کانفرنس کے اختتامی سیشن پر ایک متفقہ قرارداد منظور کی گئی جس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا نام لے کر ان کی خدمات پر انہیں خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ بالخصوص 2010ء میں دہشت گردی اور خودکش دھماکوں کے خلاف جو فتویٰ دیا گیا تھا اور 2015ء میں فروغِ امن نصاب مرتب کیا گیا، اس پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو زبردست خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ اس کے علاوہ منہاج القرآن انٹرنیشنل کی بین الاقوامی خدمات کو بھی قرارداد کے ایک پیراگراف میں سراہا گیا۔

یہ بات ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور منہاج القرآن انٹرنیشنل نے گزشتہ دو دہائیوں میں انسدادِ دہشت گردی اور انتہا پسندی کے لیے جتنا تحریری، تقریری، تصنیفی اور عملی کام کیا، دنیا کی کوئی تحریک اور ادارہ یہاں تک کہ ریاستی سطح پر بھی اتنا کام نہیں ہوا ہوگا۔

شیخ الاسلام کی ان ہی علمی و فکری خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے او آئی سی کی طرف سے اس کانفرنس میں شرکت کا دعوت نامہ فروری 2019ء کے پہلے ہفتے موصول ہوا۔ کانفرنس کی اہمیت اور موضوع کے اعتبار سے افادیت کے پیش نظر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اس کانفرنس میں شریک ہونے کی حامی بھری۔

جیسا کہ ان کے قریبی حلقے اور تحریک کے ذمہ داران بخوبی جانتے ہیں کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کسی بھی سطح کی تقریب یا کانفرنس ہو، وہ اس کی بھرپور تیاری کرتے ہیں اور اپنے اور دوسروں کے وقت کو انتہائی قیمتی سمجھتے ہوئے اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ سننے والے علم و عمل کے اعتبار سے نئی معلومات اور پیغام کے ساتھ رخصت ہوں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی مجالس العلم میں بیٹھنے والے اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ صدیوں پرانے موضوعات پر نئی بات اور نئی تحقیق لے کر آتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ چار دہائیوں سے علم و عمل کی وادی میں مصروفِ عمل ہیں اور ہر دور میں ہر طبقہ فکر کے لوگ ان سے رہنمائی لیتے ہیں۔ بالخصوص نوجوان نسل ان کی فکر اور نظریات کے قریب ترین ہے اور سب سے زیادہ نوجوان ان سے مانوس ہیں۔ یہ بات بھی بطورِ خاص قابلِ ذکر ہے کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات اور کیے ہوئے خطاب کو نہیں دہراتے اور یہی خصوصیت انہیں دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ مثال کے طور پر

14 سو سال سے قرآن حکیم پر تحقیق اور تفسیر کا سفر جاری ہے اور اس باب میں بڑی بڑی بلند پایہ شخصیات نے خدمتِ قرآن کے حوالے سے اپنا علمی حصہ ڈالا مگر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا تالیف کردہ قرآنی انسائیکلوپیڈیا فہمِ قرآن کے ضمن میں اپنی مثال آپ ہے۔ یہ قرآنی انسائیکلوپیڈیا نئے ابواب اور مضامین کے ساتھ منصۂ شہود پر آیا اور خاص و عام میں ریکارڈ پذیرائی حاصل کر رہا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے او آئی سی کانفرنس کے شرکاء کی Conceptual clarity کیلئے ایک ماہ کی قلیل مدت میں انگریزی میں تین کتب: ا۔ تصورِ جہاد۔ ۲۔ اسلام میں غیر مسلموں کا تحفظ۔ ۳۔ بغاوت اور دہشتگردی کے عنوانات سے تصنیف کیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے سعودی عرب کے شہر ریاض میں 10 اپریل 2019ء کو پاکستانی وقت کے مطابق صبح 11 بجے خطاب کیا جو 25 منٹ سے زائد دورانیہ پر محیط تھا۔ انہوں نے اس خطاب میں دہشت گردی اور انتہا پسندی کی وجوہات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ انتہا پسندی اور دہشت گردی نے راتوں رات جنم نہیں لیا۔ تنگ نظری سے انتہا پسندی اور پھر دہشت گردی جنم لیتی ہے۔ یہی وہ سٹیج ہوتی ہے جہاں اس کا علم اور تربیت کے ذریعے علاج کرنا آسان ہوتا ہے۔ لیکن جب اس مرحلہ کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے تو پھر یہ دہشت گردی کی شکل میں سامنے آتی ہے اور پھر اس سٹیج پر صرف ریاستیں ہی اپنا فیصلہ کن کردار ادا کر سکتی ہیں، جسے کاؤنٹر ٹیررازم کہا جاتا ہے۔ اس آخری مرحلہ پر دہشت گردی میں ملوث گروپوں اور قانون ہاتھ میں لینے والوں کو تو پکڑا یا مارا جا سکتا ہے لیکن طاقت کے بے رحم استعمال سے اس مائنڈ سیٹ کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا جو ایسے جان لیوا واقعات کے پیچھے کارفرما ہوتا ہے چونکہ کوئی بھی نظریہ یا سوچ کسی بھی شخص کے ذہن پر راتوں رات یا دنوں میں اثرات نہیں چھوڑتی بلکہ اس کے پیچھے ایک طویل پراسیس ہوتا ہے جس سے ذہن سازی ہوتی ہے اور دہشتگردی کا جراثیم آنکھ مچولی کرتا رہتا ہے، کبھی پسِ منظر میں چلا گیا اور جیسے ہی موقع ملا پوری طاقت کے ساتھ منظر عام پر آ گیا۔ ریاست جب لاء اینڈ آرڈر کی بحالی کی سوچ کے ساتھ طاقت کا استعمال کرتی ہے تو دہشت گرد عناصر پسِ منظر میں چلے جاتے ہیں اور کچھ عرصہ تک اسی جزوی کامیابی کو پائیدار امن و امان کے قیام یا دہشت گردی کے ختم کر دینے کا دعویٰ کیا جاتا ہے مگر پھر یکا یک دہشت گرد متحرک ہو جاتے ہیں اور پھر سے ریاستیں انسدادِ دہشت گردی کے لیے غور و خوض میں الجھ جاتی اور پلان بناتی نظر آتی ہیں۔ یہی کھیل اب تک ہم دیکھتے چلے آ رہے ہیں۔

حدیث نبوی ﷺ ہے کہ خوارج ہر دور میں پیدا ہوتے رہیں گے، ان کا خاتمہ بھی ہوتا رہے گا اور آخری خارجی گروہ دجال کی سرپرستی میں ظاہر ہوگا۔ اس لیے یہ سمجھ لینا کہ ایک خاص وقت میں ایک خاص گروہ کو طاقت سے ختم کر دینے سے یہ خارجیت جڑ سے اکھڑ جائے گی، ایسا نہیں ہے۔ حدیثِ نبوی ہے کہ اس فتنے کا بار بار ظہور ہوگا اور ہر بار اس سے لڑنا عین اسلام ہے۔ دہشت گردی اور انتہا پسندی کے مسئلے کو ریاستی سطح پر اس کے حقیقی تناظر میں آج تک دیکھا اور سمجھا ہی نہیں گیا۔ اس کے لیے مائنڈ سیٹ کو تبدیل کرنا ناگزیر ہے اور اس حوالے سے جو بہترین سٹیج ہے وہ بچپن کی ہے۔ بچوں کو تعلیمی اداروں اور گھریلو ماحول کے اندر علم، امن اور احترامِ انسانیت سکھایا جانا چاہیے، انتہا پسندی اور دہشت گردی سے نفرت سکھائی جانی چاہیے اور اس کے لیے ایک ''امن نصاب'' (Peace Curriculum) اور والدین کی تربیت کی ضرورت ہے۔

شیخ الاسلام نے فرمایا کہ یہ ایک المیہ ہے کہ زخم کے ناسور بننے کا انتظار کیا جاتا ہے، جس طرح بیج سے پودا بنتا ہے اور پھر پودے سے تن آور درخت بنتا ہے، اسی طرح اگر دہشت گردی کے اس درخت کی بیج کے مرحلہ پر ہی بیخ کنی ہو جاتی تو پھر درخت

بننے کا مرحلہ نہ آتا۔ بیج کو ختم کرنا آسان ہوتا ہے جبکہ درخت جو اپنی شاخیں بھی نکال لیتا ہے اسے کاٹنا مشکل ہوجاتا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے دہشت گردی کے عفریت کے متعلق دیگر وجوہات کا ذکر بھی کیا جن میں غربت اور ناانصافی سرفہرست ہے۔ دہشت گرد غریب اور مایوس نوجوانوں کو سہولت کے ساتھ اپنی مذموم سرگرمیوں کا حصہ بنا لیتے ہیں، جہاں غربت ہو گی وہاں انتہا پسندی بھی ہو گی اور دہشت گردوں کے لیے افرادی قوت بھی دستیاب ہوگی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری 25 منٹ تک خطاب کرتے رہے اور اس دوران او آئی سی کانفرنس کے شرکاء کو انتظامیہ کی طرف سے ''قدآدم'' ڈیجیٹل سلائیڈ پر منہاج القرآن کے عالمگیر علمی، تحقیقی اور فلاحی کاموں پر مشتمل تصویری جھلکیاں بھی دکھائی جاتی رہیں۔ او آئی سی حکام کی طرف سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو منہاج القرآن اور اس کی ذیلی باڈیز کے متعلق معلومات فراہم کرنے اور منہاج القرآن کے عالمگیر کردار پر روشنی ڈالنے کی درخواست بھی کی گئی۔ او آئی سی کانفرنس کی ایڈمنسٹریشن کی طرف سے منہاج القرآن کے اصلاحی، فلاحی، علمی عالمگیر کام پر تعارف کروانے کی خواہش کا اظہار بلاشبہ تحریک کے 38 سالہ سفر کا ایک یادگار واقعہ ہے کہ عالمِ اسلام کے سب سے بالاتر فورم کی طرف سے منہاج القرآن کی عالمگیر خدمات پر معلومات حاصل کرنے کی خواہش کا اظہار کیا گیا۔

اس حوالے سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بتایا کہ بین المذاہب ہم آہنگی فروغِ امن، اصلاحِ احوال اور خارجی فکر سے نوجوانوں کو محفوظ رکھنے کیلئے منہاج القرآن انٹرنیشنل کے نام سے ایک پلیٹ فارم تیار کیا گیا۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل واحد تنظیم اور تحریک ہے جس کے تنظیمی، تعلیمی، تربیتی دائرہ کار میں ابتدائی عمر کے بچے سے لے کر 60 کی دہائی کے بزرگ سبھی شامل ہیں اور ہر ایج گروپ کو اس کے نفسیاتی میلان اور رجحان کے مطابق تربیت فراہم کی جاتی ہے۔ ان تقاضوں کو پورا کرنے کیلئے منہاج القرآن ویمن لیگ کے ذیلی فورم ''ایگرز'' اور ''سیکرز'' کام کرتے ہیں۔ منہاج القرآن ویمن لیگ انٹرنیشنل کے مختلف فورمز اس حوالے سے مقامی ضروریات کے مطابق رہنمائی مہیا کرتے ہیں۔ اس تربیتی مقصد کو پورا کرنے کیلئے خصوصی نصاب مرتب کیا گیا ہے، تربیت کا یہ مرحلہ ''پری برتھ'' سے ''پوسٹ برتھ'' تک جاری رہتا ہے۔

منہاج ویمن لیگ کا یوتھ اور ٹین ایجرز کیلئے خصوصی بین الاقوامی تربیتی پروگرام ''الہدایہ'' کے نام سے کام کرتا ہے۔ یہ یونیورسٹیز اور ان کے کیمپسز میں موسم گرما کی تعطیلات میں منعقد کیا جاتا ہے اور اس کے ایک کیمپ میں پانچ سو سے 2 ہزار تک شرکاء ہوتے ہیں۔ اب تک یہ کیمپ یو کے اور یورپ کے کئی شہروں سمیت کینیڈا میں منعقد ہو چکے ہیں۔ گزشتہ دو سال سے یہ خصوصی کیمپ یو کے، ناروے، ڈنمارک اور ہالینڈ میں منعقد ہورہے ہیں۔ پیس کے حوالے سے خصوصی ڈپلومے بھی کروائے جاتے ہیں۔ یہ تربیتی کورسز، 3 دن، 7 دن، 15 دن، 30 دن سے 3 ماہ کے عرصہ پر محیط ہوتے ہیں۔ ان ٹریننگ کیمپس کیلئے منہاج القرآن ماسٹر ٹرینز تیار کرتی ہے۔ خواتین کے الگ کیمپس بھی ہوتے ہیں اور جوائنٹ سیشن بھی منعقد ہوتے ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے منہاج القرآن کے عالمگیر کردار کے حوالے سے مختصر بات کرتے ہوئے کہا کہ ہمارا ایک پروگرام ''پیس اینڈ ایجوکیشن'' (PEP) پروگرام ہے، اس کے تحت ہر ایج گروپ کیلئے پیس اور کاؤنٹر ٹیررازم کا نصاب تیار کیا جاتا ہے۔ ہمارے ماسٹر ٹرینز سرکاری اور غیر سرکاری سطح پر لوکل گورنمنٹ کے تعاون سے سرکاری اداروں میں ٹریننگ کی سہولیات مہیا کرتے ہیں۔ اسی طرح منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام پاکستان بھر میں تقریباً 700 پبلک سکول کام کررہے ہیں۔ ان سکولوں کی انفرادیت یہ ہے کہ یہاں پر مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ سائنس، ٹیکنالوجی، آرٹس، اکنامکس، بزنس

اور بننگ کی تعلیم بھی مہیا کی جاتی ہے اور اسلام کا ماڈریٹ ورژن بچوں کو پڑھایا جاتا ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بتایا کہ ہمارا ایک پروگرام منہاج یونیورسٹی کا ہے۔ اس یونیورسٹی کا امتیاز اور خصوصیت یہ ہے کہ اس میں جدید علوم کے ساتھ ساتھ سکول آف پیس اینڈ کاؤنٹر ٹیررازم بھی قائم کیا گیا ہے جہاں پر انسدادِ دہشت گردی کے حوالے سے تعلیم دی جاتی ہے۔ منہاج یونیورسٹی اس مضمون کے پڑھائے جانے کے حوالے سے پاکستان کی بانی یونیورسٹی ہے۔ منہاج یونیورسٹی پیس اور ٹیررازم کے سبجیکٹ پر ماسٹر، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگری آفر کرتی ہے۔ اسی طرح منہاج القرآن انٹرنیشنل کے زیر اہتمام برٹش انسٹیٹیوٹ آف پیس، انٹرفیتھ ڈائیلاگ، منہاج پبلیکیشنز، قرآنک سٹڈیز آن پیس اینڈ کاؤنٹر ٹیررازم شامل ہیں۔ اسی طرح حدیث سٹڈیز کا ایک سپیشل پروگرام بھی ہم آفر کرتے ہیں۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام غربت کے خاتمے کا بھی ایک عالمگیر پروگرام منہاج القرآن کے ذیلی فورم میں شامل ہے۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن غریب بچوں اور خاندانوں کو اعلیٰ تعلیم کی فراہمی کیلئے وظائف مہیا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن غریب خاندانوں کی بہبود اور مالی تعاون کے بھی متعدد پروگرام چلاتی ہے اور یہ سب کسی سرکاری یا غیر سرکاری تنظیم کی فنڈنگ کے بغیر ہوتا ہے۔اس کا کنٹری بیوشن منہاج القرآن کے کارکنان اپنی مدد آپ کے تحت کرتے ہیں۔

منہاج القرآن کا ایک شعبہ منہاج یوتھ لیگ ہے۔ منہاج یوتھ لیگ کے کارکنان کی پاکستان بھر میں ہر شہر میں یو سی کی سطح پر تنظیمات ہیں۔ یوتھ لیگ کے کارکنان امن کے سفیر بن کر کام کرتے ہیں۔ یوتھ لیگ نے پاکستان میں دہشت گردی کی خطرناک لہر کے موقع پر ''ضربِ امن'' مہم چلائی اور اس کے تحت پاکستان بھر میں سیمینارز کیے، ریلیاں نکالیں اور عوامی توجہ حاصل کرنے کیلئے مختلف کھیلوں کے مقابلے اور سائیکل ریلیز بھی نکالی گئیں۔ قیامِ امن کے حوالے سے سالہا سال سیمینارز کا انعقاد ہوتا ہے اور منہاج یوتھ لیگ سیاست سے بالاتر ہو کر تمام طبقات کی نمائندہ یوتھ کے ساتھ انٹرایکشن رکھتی ہے اور نوجوانون کو دہشت گردی اور انتہا پسندی سے بچانے کیلئے ایک نصاب کے تحت اپنی سرگرمیوں کو سالہا سال جاری رکھتی ہے۔

اسی طرح منہاج القرآن انٹرنیشنل کا ایک فورم مصطفوی سٹوڈنٹس موومنٹ ہے۔ ایم ایس ایم کے طالب علم مختلف کالجز اور یونیورسٹیز میں فروغِ امن کیلئے سیمینار منعقد کرتے ہیں، تعلیمی اداروں کو اسلحہ اور انتہا پسندی سے پاک کرنے کیلئے اپنا کردار ادا کرتے ہیں اور انتہائی پرامن طریقے سے امن کا پیغام ہر طالب علم تک پہنچاتے ہیں۔ ایم ایس ایم کے طالب علم کالجز اور یونیورسٹیز میں کام کرتے ہیں ان کی امن پسندی اور مثبت سوچ کی وجہ سے انہیں ہر کالج اور یونیورسٹی میں ویلکم کیا جاتا ہے۔

منہاج القرآن کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ اس نے کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز کے نام سے منہاج یونیورسٹی لاہور کے تحت ایک کالج بھی قائم کر رکھا ہے جو طالب علموں کو دینی اور دنیاوی تعلیم فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح دیارِ غیر میں مقیم ای لرننگ پروگرام کے تحت بچوں کو قرآن وسنت کی ابتدائی تعلیم آن لائن فراہم کی جارہی ہے اور اس وقت 40 ممالک کے بچے اور بچیاں ای لرننگ کلاسز سے مستفید ہو رہے ہیں۔

او آئی سی کی دو روزہ کانفرنس میں چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور منہاج القرآن انٹرنیشنل ویمن لیگ کی صدر ڈاکٹر غزالہ حسن قادری بھی شیخ الاسلام کے ہمراہ تھیں۔ کانفرنس کے اختتام پر اسلامی ممالک کے وزراء، سفراء اور بین الاقوامی شہرت یافتہ یونیورسٹیوں کے سربراہان نے شیخ الاسلام سے ملاقات کی اوران کی علمی خدمات پر انہیں خراجِ تحسین پیش کیا۔

❁❁❁❁❁

جنوبی پنجاب میں قرآنی انسائیکلوپیڈیا کی تقاریبِ رونمائی

قرآنی انسائیکلوپیڈیا کی تالیف کی صورت میں اللہ نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے عظیم خدمت لی: ڈاکٹر حسن محی الدین قادری

چیئرمین سپریم کونسل کا ملتان، ڈیرہ غازی خان، رحیم یار خان، بہاولپور، خانپور و دیگر شہروں میں خطاب

رپورٹ: شہباز طاہر

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے تالیف کردہ قرآنی انسائیکلوپیڈیا کی تقاریبِ رونمائی کے سلسلے میں جنوبی پنجاب میں متعدد تقاریب منعقد ہوئیں، جن میں تمام مکتبِ فکر اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کے ذمہ داران، معروف وکلاء، اساتذہ، پروفیسرز اور سیاسی جماعتوں کے ذمہ داران نے شرکت کی۔ یہ تقاریب اتحاد بین المسالک کی خوبصورت مثال بن کر سامنے آئیں۔ جنوبی پنجاب میں منعقد ہونے والی تقاریبِ رونمائی سے منہاج القرآن انٹرنیشنل کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے خطابات کیے۔

ان خطابات میں ان کا کہنا تھا کہ قرآنی انسائیکلوپیڈیا کی تالیف کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری سے عظیم خدمت لی۔ یہ قرآنی انسائیکلوپیڈیا فہمِ قرآن کے تناظر میں خاص و عام کی توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے۔ منہاج القرآن کتاب اللہ کے پیغامِ امن اور تعلیمات کو پوری دنیا میں عام کرنے کیلئے قائم ہوا اور الحمدللہ تصنیف و تالیف کے شعبے میں علوم القرآن پر جتنا کام منہاج القرآن اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کیا اس کی اور کوئی دوسری مثال پیش نہیں کی جاسکتی۔

چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے 28 مارچ 2019ء کو ہارون آباد، 29 مارچ کو وہاڑی، چشتیاں، 30 مارچ کو ملتان، ڈی جی خان، 31 مارچ کو لیہ، یکم اپریل راجن پور، 2 اپریل کو رحیم یار خان، خانپور، 3 اپریل کو بہاولپور میں منعقدہ تقاریب میں خصوصی شرکت کی۔

☆ ملتان میں تقریب رونمائی میں سابق وزیراعظم سید یوسف رضا گیلانی بھی شریک ہوئے، انہوں نے قرآنی انسائیکلوپیڈیا تالیف کرنے پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ پوری دنیا ڈاکٹر طاہرالقادری کی علمی خدمات کی معترف ہے۔ ہمارا ڈاکٹر طاہرالقادری سے علم اور عقیدت کا تعلق ہے۔

اس موقع پر چیئرمین سپریم کونسل نے کہا کہ دنیا کا کوئی علم ایسا نہیں جس کی بنیاد قرآن مجید میں نہ ہو، نسبتِ مصطفیٰ ﷺ کے بغیر قرآن فہمی ممکن نہیں۔ قرآنی انسائیکلوپیڈیا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے 50 سالہ مطالعہ قرآن کا حاصل ہے۔ قرآن مجید علوم و معارف کا بحرِ بیکراں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ پر تمام علوم کو آشکار کردیا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن فہمی سے پہلے حضور ﷺ سے تعلقِ ادب و عشق استوار کرنا پڑتا ہے۔ آج پوری دنیا ڈاکٹر طاہرالقادری کی تحقیق سے فیض یاب ہورہی ہے۔ اسلام ہمیں امن پسندی اور رواداری کی تعلیم دیتا ہے۔

ملتان پہنچنے پر ڈاکٹر حسن محی الدین کے قافلے کا پرتپاک

استقبال کیا گیا۔ کارکنوں نے پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں۔ تقریب رونمائی میں خواتین عہدیداروں اور کارکنان کی ایک بڑی تعداد شریک تھی۔ قرآن کانفرنس سے سردار شاکر مزاری، پروفیسر محمد حسین آزاد، چوہدری نعیم، یاسر ارشاد، علامہ ابوبکر عثمان، ڈاکٹر اشفاق ہاشمی، ہما اسماعیل اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔ قاری ناصر میاں خان نقشبندی، مخدوم ابوالحسن گیلانی، مخدوم زوارالحسن قادری، چوہدری فیاض احمد وڑائچ، صاحبزادہ معصوم میاں حامد، حاجی جاوید اختر انصاری، منصور قاسم اعوان، چوہدری عرفان یوسف، رکن الدین ندیم حامدی، پیر عزیزالرحمٰن خان قادری، پیر مدنی قادری رضوی، خلیفہ ضیاء الدین، پیر افضل فرید، علامہ شفیق اللہ البدری، راؤ عارف رضوی، مخدوم شہباز ہاشمی، میجر اقبال چغتائی، احسان سعیدی، حافظ ظفر قریشی، حافظ منظورالٰہی، ثمر حامدی، بشارت عباس قریشی، علامہ غلام شبیر سواگی، قربان فاطمہ، غزل غازی، عابدہ بخاری اور دیگر نے خصوصی شرکت کی۔

☆ ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے 2 اپریل کو رحیم یار خان میں ڈسٹرکٹ بار کونسل سے تاریخی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میثاقِ مدینہ میں امن اور رواداری کی اقدار پر مبنی بین الاقوامی معاشرہ کی تشکیل کیلئے سیاسی، سماجی، اقتصادی، اخلاقی رہنما اصول موجود ہیں۔ دستورِ مدینہ کے ذریعے اسلام کی ہمہ جہت عالمگیر فکر کا باضابطہ اعلان ہوا۔ دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کیلئے حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے دستورِ مدینہ میں فراہم کی گئی فکری اساس آج بھی مفید اور قابل عمل ہے۔ وکلاء برادری انسانی حقوق اور پاکستان کی نظریاتی وفکری اساس کی محافظ ہے۔ میثاقِ مدینہ دنیا کا پہلا تحریری دستور ہے جس کے ذریعے تمام مذاہب اور کمیونٹیز کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا گیا اور اس معاہدے کی بنیاد مساوات، عدل، لاء اینڈ آرڈر، جان و مال اور کمزور طبقات کے حقوق کے تحفظ، انسانی حرمت اور مذہبی آزادی پر رکھی گئی۔ امتِ مسلمہ اسلام کے زریں اور قابلِ عمل اصولوں پر عمل پیرا ہو کر دنیا میں اپنا کھویا ہوا مقام بحال کر سکتی ہے۔

ڈاکٹر حسن محی الدین نے قرآنی انسائیکلوپیڈیا پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ قرآن علوم وفنون کا منبع ہے۔ قرون اولیٰ کے مسلمان سائنسدانوں نے قرآن پر تدبر کیا اور تسخیرِ کائنات کے تمام سائنسی مراحل سر کیے۔ نوجوان نسل کا قرآن سے رشتہ جوڑنے کیلئے منہاج القرآن دن، رات کے فرق کے بغیر اپنا عالمگیر انسانی، ایمانی کردار ادا کر رہی ہے۔ قرآنی انسائیکلوپیڈیا امت کو قرآن سے جوڑنے کی ایک قابل فخر تالیف ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اپنی ہر کتاب، تقریر اور زبان سے نکلے ہوئے ہر حرف کے ذریعے امتِ مسلمہ کو اس کے شاندار ماضی سے جوڑا اور مستقبل کی کامیابیوں کیلئے رہنما اصول متعین کیے اور نفسانفسی کے اس دور میں نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کو اپنا اولین فرض گردانا۔ فی زمانہ میڈیا، اساتذہ کرام، علمائے کرام کے بعد وکلاء برادری بیداریٔ شعور کے حوالے سے مرکزی کردار کی حامل ہے۔ پڑھی لکھی وکلاء برادری انسانی حقوق اور پاکستان کی نظریاتی اقدار اور فکری اساس کی محافظ ہے۔ پاکستان کی تاریخ بتاتی ہے جس مسئلہ پر بھی وکلاء نے اصولی موقف اپنا کر جدوجہد کی تو پھر راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں رہی۔ اس وقت پاکستان کو ہر قسم کی انتہا پسندی اور استحصال سے پاک کرنے کا معرکہ درپیش ہے اور ان چیلنجز سے نمٹنے کیلئے وکلاء برادری کا کردار کلیدی ہے۔

اس موقع پر حسان مصطفیٰ ایڈووکیٹ صدر ڈسٹرکٹ بار رحیم یار خان، ممتاز مصطفیٰ ایڈووکیٹ ممبر پنجاب بار کونسل، عمران اشرف ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری ڈسٹرکٹ بار، مشتاق احمد چاچڑ ایڈووکیٹ، عبدالحمید سانگھڑ، مہر حسین دریجہ ایڈووکیٹ، شہزاد اصغر خان رند ایڈووکیٹ، فیاض وڑائچ، سردار شاکر مزاری، مرکزی میڈیا کوآرڈینیٹر ساؤتھ پنجاب راؤ عارف رضوی، چودھری عرفان یوسف، منصور قاسم اعوان موجود تھے۔

❁❁❁❁❁

انا للہ وانا الیہ راجعون

گذشتہ ماہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے شہید محترم شہباز احمد مصطفوی (مریدکے) کی والدہ، محترم علامہ محمد شکیل ثانی (سمندری) کی ہمشیرہ، محترم قاری فیض رسول منہاجین کے والد محترم، محترم خوشی محمد (لائف ممبر) کے چھوٹے بھائی محترم محمد عمران (چنوں موم۔ سیالکوٹ)، محترم سردار ممتاز احمد ڈوگر (ناظم UC حجرہ شاہ مقیم۔ بہلول پور) کی ہمشیرہ، محترم حافظ طارق علی (ڈائریکٹر منہاج القرآن برلن جرمنی) کی والدہ، محترم عبدالرضا گوندل (حافظ آباد)، محترم بابا نادر خان خاکسار (حافظ آباد) کے بھائی محترم جہاد حسین، محترم حاجی الطاف حسین (کوٹ حسن خان۔ حافظ آباد)، محترم ملک شفیق الرحمٰن اعوان (صدر PAT) کے کزن اور محترم ملک عتیق الرحمٰن اعوان (سابق ناظم یوسی6) کے ماموں زاد محترم ملک جمشید اسلم اعوان، محترم محمد امین قاسم خان (بھکر) کی ہمشیرہ، محترم ملک پرویز اقبال چینہ (بھکر) کی والدہ، محترم چوہدری خضر حیات تتلہ (جنرل سیکرٹری PAT سرگودھا شرقی) کے والد محترم چوہدری بشیر احمد تتلہ، محترم محمد عارف آصف (ڈپٹی سیکرٹری PAT گوجرہ) کے والد محترم عبدالغفار ریٹائر ٹیچر، محترم مہر افراہیم کلاسن (تاندلیانوالہ)، محترم طالب حسین مونا (لالیاں)، محترم نوید الطاف بھٹی (پنڈی بھٹیاں) کے والد، محترم محمد اشرف تارڑ (صفدر آباد) کی چچی، محترم سید نور شاہ (ایمن آباد، گوجرانوالہ)، محترم غلام مصطفیٰ (بوتالہ شرم سنگھ) کے والد، محترم ملک خالد محمود ایڈووکیٹ (بدوملہی) کی والدہ، محترم اختر علی قادری (ضلعی صدر نارووال) کی ساس، محترم خالد حسین (ماجوکے) کی ساس، محترم پروفیسر محمد یوسف صابر (فیصل آباد)، محترم میاں فیاض احمد (پی پی 69 فیصل آباد) کی والدہ، محترم محمد یاسین (پی پی 58) کی دادی، محترم ملک غلام حسین ایڈووکیٹ (پی پی 58) کی والدہ، محترم حسن اقبال بھٹی (پاکپتن شریف) کے نانا، محترم حاجی محمد امین انصاری (قصور) کی ساس، محترم حافظ محمد طفیل انجم (کالیکی منڈی) کے بہنوئی، محترم سیف اللہ چدھڑ (لودھرے پنڈی بھٹیاں) کی والدہ، محترم دلاور حسین ڈرائیور تنظیمات (فیصل آباد) کی بھانجی، محترم ارشد حسین گوندل (کوٹ عبدالمالک) کے بھائی، محترم سردار تنویر احمد سدھو (پتوکی) کی والدہ، محترم گلزار حسین چوہان (حافظ آباد) کے بہنوئی، محترم محمد طارق چشتی (پی پی 96 گوجرانوالہ) کے والد، محترم امتیاز بھٹی (پی پی 58، ماموں کانجن) کے کزن، محترم خالد محمود پلمبر (سرسالہ۔ کوٹلہ) کے ماموں محترم محمد شفیع، محترم محمد افتخار لنگڑیال (لائف ممبر) کے والد محترم محمد اصغر، محترم چوہدری محمد عارف نمبردار لنگڑیال (جنرل سیکرٹری PAT کوٹلہ)، محترم صوبیدار محمد فاضل (صدر یوسی سہالہ) کی والدہ، محترم صوبیدار محمد سلیم (صدر TMQ این اے52 اسلام آباد) کے چھوٹے بھائی، محترم راجہ عادل سعید (ناظم این اے 52 اسلام آباد) کے والد، محترم خالد عباسی (صدر TMQ یوسی کُری اسلام آباد) کی آنٹی، محترم حاجی محمد امین (سابق ناظم TMQ یوسی بری امام شریف) کی زوجہ اور محترم طارق حسین (سابق ناظم دعوت اسلام آباد) کے والد قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرکزی سیکرٹریٹ اور گوشہ درود میں موجود احباب نے جملہ مرحومین کی مغفرت و بخشش کے لئے خصوصی دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام شادیوں کی اجتماعی تقریب

”جو بھائی کی تکلیف دور کرتا ہے اللہ اسکی مشکلیں حل کرتا ہے“

23 جوڑے رشتہ ازدواج میں منسلک، شیخ الاسلام و دیگر رہنماؤں کی مبارکباد

رپورٹ: عبدالحفیظ چودھری

اسلام ایک آفاقی دین ہے، اس کی تعلیمات کا مرکز و محور امن، محبت، رحمت اور انسان دوستی ہے۔ ایمان، احسان، حسنِ سلوک، دوسروں کی مدد اور صلہ رحمی دینِ اسلام کی بنیادی اصطلاحات اور تصورات ہیں۔ اسلام دوسروں کیلئے آسانیاں پیدا کرنے کی تعلیم و ترغیب دیتا ہے۔ سورۃ البقرہ میں اللہ رب العزت نے یہ واضح فرمادیا ہے کہ نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیر لو بلکہ اصل نیکی تو یہ ہے کہ اللہ کی محبت میں اپنا مال رشتہ داروں، یتیموں، محتاجوں، مسافروں پر خرچ کرو۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص کسی مسلمان کی کوئی دنیاوی تکلیف دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کی قیامت کے دن کی مشکلات میں سے کوئی مشکل دور کردے گا۔ جو شخص دنیا میں کسی تنگ دست کیلئے آسانی پیدا کرے گا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کیلئے آسانی پیدا فرمائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے“ اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ آسانی بانٹنا، کسی کیلئے فکر مند ہونا اور اسے سہولت دینے کے حوالے سے مقدور بھر کوشش کرنا نہ صرف دین ہے بلکہ یہ عبادت ہے جس کی جزا اللہ رب العزت دنیا اور آخرت دونوں جگہ عطا فرماتے ہیں۔

منہاج القرآن انٹرنیشنل ایک عالمگیر تجدیدی، اصلاحی اور دینی تحریک ہے جس کے قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری پوری دنیا میں مسلک سے بالاتر ہوکر قرآن و سنت کی حقیقی تعلیمات کو عام کررہے ہیں اور دنیا بھر میں آباد مسلم کمیونٹی بالخصوص یوتھ کو انتہا پسندی اور تکفیری حیلہ گری سے بچارہے ہیں۔ فی زمانہ یہ اللہ کی خاص عنایت اور کرم ہے کہ آج کے اس انفارمیشن ٹیکنالوجی کے دور میں نوجوان شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے حلقہ دروس میں بیٹھتے ہیں اور انتہائی دلچسپی، لگن اور فکر مندی کے ساتھ قرآن و سنت کے لیکچر سنتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ نہ صرف نوجوان بلکہ دنیا بھر کے مختلف ملکوں میں آباد پاکستانی خواتین جن میں طالبات بھی شامل ہیں، وہ فہمِ دین کی اس عالمگیر کاوش سے مستفید ہورہے ہیں۔

ہم اگر عالمگیر مسلم دینی تحریکوں کی طرف نظر دوڑائیں تو ہمیں دینی اصلاحی کام ہوتا ہوا تو نظر آتا ہے مگر ویلفیئر کے شعبے میں جتنا کام منہاج القرآن انٹرنیشنل کے ذیلی ادارے منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن نے کیا ہے وہ کام کسی اور تحریک کے کریڈٹ پر اس طرح نظر نہیں آتا جس طرح منہاج القرآن میں نظر آتا ہے۔ یوں تو منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن اندرون اور بیرون ملک درجنوں ویلفیئر پراجیکٹس کامیابی کیساتھ چلارہی ہے جن میں

صاف پانی کی فراہمی، بے سہارا بچوں کی تعلیم و تربیت اور تعلیمی وظائف کی فراہمی جیسے پروگرام شامل ہیں تاہم مستحق بچیوں کی شادی میں مدد منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کا ایک ایسا فلاحی اور انسان دوست منصوبہ ہے جو الحمدللہ 16 سال سے مسلسل کامیابی کی طرف گامزن ہے۔

منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن ہر سال منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ میں شادیوں کی اجتماعی تقریب منعقد کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سالہا سال سے پاکستان کے مختلف شہروں میں بھی شادیوں کی اجتماعی تقاریب منعقد کر کے کم آمدنی والے اور مستحق خاندانوں کی بچیوں کی شادی کے جملہ اخراجات پورے کیے جاتے ہیں۔ اس ضمن میں منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن مخیّر حضرات سے ملکر یہ تقاریب منعقد کرتی ہے۔ شادیوں کی اجتماعی تقاریب صرف مسلم جوڑوں کیلئے مخصوص نہیں ہے بلکہ ذات پات، رنگ و نسل اور مذہب سے بالا تر ہو کر مستحق جوڑوں کا ہر سال ایک شفاف مشاورتی نظام کے تحت انتخاب کیا جاتا ہے۔ ان جوڑوں میں مسیحی اور ہندو جوڑے بھی شامل ہوتے ہیں۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن مستحقین کے انتخاب میں صرف انسانیت کو پیش نظر رکھتی ہے اور الحمدللہ 16 سال کے عرصہ کے دوران ایک شفاف اور ٹرانسپیرنٹ نظام کے تحت اخراجات کیے جاتے ہیں اور مخیّر حضرات کو ان کی پوری تفصیل فراہم کی جاتی ہے۔ یہی ڈونرز کا وہ اعتماد ہے جس کی وجہ سے منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن اپنے تمام فلاحی منصوبہ جات کو جاری و ساری رکھے ہوئے ہے۔

ہر سال کی طرح 24 مارچ 2019ء کو منہاج القرآن کے مرکزی سیکرٹریٹ لاہور میں شادیوں کی 16 ویں اجتماعی تقریب منعقد ہوئی جس میں 24 جوڑے رشتہ ازدواج سے منسلک ہوئے اور ان میں ایک عیسائی جوڑا بھی شامل تھا۔ تقریب کی صدارت چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن انٹرنیشنل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے کی۔ صوبائی وزیرِ صحت ڈاکٹر یاسمین راشد، صوبائی وزیرِ انسانی حقوق اعجاز عالم، ایم پی اے عائشہ نواز، ممبر آزاد کشمیر اسمبلی دیوان غلام محی الدین، منہاج القرآن انٹرنیشنل کے نائب صدر بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان، سیکرٹری جنرل پاکستان عوامی تحریک خرم نواز گنڈاپور اور ڈائریکٹر منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن سید امجد علی شاہ نے شرکت کی۔

☆ اس موقع پر قائد تحریک منہاج القرآن شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا خصوصی پیغام پڑھ کر سنایا گیا جس میں انہوں نے کہا کہ اصل اسلام دکھ، درد بانٹنا ہے، جب تک کوئی شخص کسی بندے کی مدد کرنے کیلئے متحرک رہتا ہے اللہ کے رسول ﷺ کا یہ اعلان ہے کہ اللہ بھی اس کی مدد کرتا رہتا ہے۔

☆ چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ منہاج القرآن اسلام کے فلسفہ مواخات کی عظیم انسانی و روحانی تعلیمات اور روایات پر کاربند ہے۔ کسی ضرورت مند کی مدد کرنا افضل ترین عمل اور عبادت ہے۔ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن نے شادیوں کی اجتماعی تقریب کا انعقاد کر کے اپنا دینی، اخلاقی اور ملی فریضہ پورا کیا ہے۔ دکھ سکھ بانٹنا اور دوسروں کیلئے آسانیاں پیدا کرنے کا عمل اللہ اور اسکے رسول کے نزدیک انتہائی پسندیدہ عمل ہے۔

نیکی کے کام کی تشہیر اس لیے ضروری ہے تاکہ صاحبِ حیثیت افراد کو مستحقین کی مدد کیلئے راغب کیا جا سکے اور اسے اس بات کا احساس دلایا جا سکے کہ بہت سارے ضرورت مند ایسے ہیں جو اس کی مدد کے منتظر ہیں اور اللہ نے ان پر جو فضل کیا ہے، وہ اس کا دوسروں کو حصہ دار بنا کر اظہارِ تشکر کریں۔

☆ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے صوبائی وزیرِ صحت ڈاکٹر یاسمین راشد نے کہا کہ محسنِ انسانیت حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ’’فاطمہؓ جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔‘‘ بیٹی کی پیدائش پر پریشان ہونے والوں کو بتانا چاہتی ہوں کہ بوڑھی عمر میں جو ہمدردی اور پیار بیٹیاں دیتی ہیں کوئی اور نہیں دے سکتا۔ شادیوں کی تقریب میں موجود نو بیاہتا جوڑوں کو پیغام دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اپنے بچوں کو زیورِ تعلیم سے ضرور آراستہ کریں۔ تحریک منہاج القرآن اور

بانی تحریک ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو انسانی خدمت کے بے مثال منصوبے شروع کرنے اور انہیں کامیابی کیساتھ چلانے پر میں دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

☆ صوبائی وزیر انسانی حقوق اعجاز عالم نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں منہاج القرآن کے تمام عہدیداروں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ صرف باتیں نہیں بلکہ عملاً دکھ درد بانٹ رہے ہیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نوجوانوں کو علم اور محبت سکھا رہے ہیں۔ آج پاکستان کو ایسی ہی تعلیم اور کردار کی ضرورت ہے۔ انسانی حقوق کا احترام یہ ہے کہ لوگوں کے چہروں پر خوشیاں بکھیری جائیں۔ ان کی تکلیفوں کو ختم نہیں کر سکتے تو کم کرنے کی مقدور بھر کوشش ضرور کریں اور الحمدللہ یہ کام منہاج القرآن احسن طریقے سے سرانجام دے رہا ہے۔

☆ تقریب سے ایم پی اے عائشہ نواز اور جہاں آراء وٹو نے بھی خطاب کیا۔ ڈائریکٹر ایم ڈبلیو ایف سید امجد علی شاہ نے کارکردگی رپورٹ پیش کی۔

☆ اجتماعی شادیوں کا ہال روایتی شادی ہال کی طرح سجایا گیا تھا، تمام باراتی بینڈ باجے کے ہمراہ پہنچے، رہنماؤں نے پھولوں کی پتیاں نچھاور کر کے دولہوں کا استقبال کیا جبکہ منہاج القرآن ویمن لیگ کی خواتین رہنماؤں نے تمام وقت دولہنوں کے ساتھ گزارا اور خوشیوں کو چار چاند لگائے۔ 15 سو سے زائد باراتیوں کیلئے کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ہر دولہن کو 2 لاکھ روپے مالیت کا گھریلو سامان تحفے میں دیا گیا۔ دولہنوں کو تیار کرنے کیلئے منہاج القرآن ویمن لیگ کی رہنماؤں نے مرکزی سیکرٹریٹ میں خصوصی طور پر بیوٹی پارلر تیار کیا۔ دولہوں اور دولہنوں کو قائد منہاج القرآن ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی طرف سے خصوصی تحائف بھی دیئے گئے۔

❁❁❁❁❁

خصوصی ہدایات برائے معتکفین شہرِ اعتکاف 2019ء

بحمداللہ تعالیٰ اس سال بھی شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی کی سنگت میں اور محترم ڈاکٹر حسن محی الدین القادری ومحترم ڈاکٹر حسین محی الدین القادری کی معیت میں جامع المنہاج بغداد ٹاؤن، ٹاؤن شپ لاہور میں 28 واں شہراعتکاف آباد ہورہا ہے۔ جسے حرمین شریفین کے بعد دنیا کے سب سے بڑے اعتکاف ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ شہر اعتکاف تحریک منہاج القرآن کی پہچان ہے۔ وہ ہزارہا خوش نصیب معتکفین جو امسال اس سعادت سے فیض یاب ہوں گے ان کیلئے مرکز کی جانب سے خصوصی ہدایات دی جارہی ہیں۔ جملہ معتکفین پر اِن ہدایات کی پابندی لازمی ہوگی۔ نیز تنظیمات جن معتکفین کو لے کر آئیں گی اُن سے ان ہدایات پر عمل درآمد کروانا لازم ہوگا۔ جملہ تنظیمات، رفقاء و کارکنان اعتکاف کو کامیاب بنانے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔

1۔اعتکاف گاہ میں آنے سے پہلے کرنے والے کام

ا۔ پریشانی سے بچنے کے لئے بروقت ایڈوانس بکنگ کروالی جائے۔ بکنگ پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر ہوگی۔ اعتکاف گاہ میں گنجائش کے مطابق بکنگ کی جائے گی اور جگہ کی تنگی کے باعث تنظیمات کو کوٹہ الاٹ کیا جائے گا۔ یکم رمضان المبارک تک اگر کوئی تحصیلی تنظیم اپنے کوٹہ کے کوپن نہیں خریدے گی تو اس کا کوٹہ اس کے پاس نہیں رہے گا بلکہ open کردیا جائے گا۔ معتکفین کی مطلوبہ تعداد مکمل ہونے پر بکنگ بند کردی جائے گی۔ اعتکاف کی بکنگ کیلئے مقامی تنظیم سے رابطہ کریں۔

۲۔ 7 رمضان تک اعتکاف رجسٹریشن فیس 2300 روپے ہوگی اور 15 رمضان تک اعتکاف رجسٹریشن فیس 2700 روپے ہوگی۔ جبکہ 15 رمضان المبارک کے بعد رجسٹریشن نہیں کی جائے گی۔ 5 دنوں کے اعتکاف کی رجسٹریشن فیس 1500 روپے اور 3 دن کے لیے فیس 1000 روپے فی کس ہوگی۔

۳۔ ضروری سامان ہمراہ لے کر آئیں۔ ۴۔خواتین چھوٹے بچوں کو ساتھ نہ لائیں۔

۵۔کتب، CDs، DVDs، میموری کارڈز کی خریداری کیلئے رقم ساتھ لائیں مگر رقم اعتکاف گاہ میں موجود بینک میں جمع کروائیں۔

۶۔ اگر کوئی بیماری ہے تو ڈاکٹر کی رپورٹ اور مکمل ریکارڈ ساتھ رکھیں۔

۷۔ امیر حلقہ کی ذمہ داریاں سرانجام دینے کی صلاحیت کے حامل افراد کو تیار کرکے لائیں۔

۸۔ مقامی تنظیم کے ذریعے قبل از وقت مرکز کو اطلاع کریں تاکہ انتظامات بہتر ہوسکیں۔

۹۔ سیکیورٹی کے پیش نظر اصل قومی شناختی کارڈ ہمراہ لائیں، فوٹو کاپی قابل قبول نہیں ہوگی۔

۱۰۔ جملہ معتکفین اپنے کوپن کے ساتھ اپنی پاسپورٹ سائز تصویر attach کریں گے جسے وہ اپنے سینے پر آویزاں کریں گے۔ اس کی پابندی کرنا ہر ایک پر لازم ہوگا۔

2۔اعتکاف گاہ میں آتے وقت

ا۔ بروقت آمد (ہجوم اور پریشانی سے بچنے کیلئے 20 رمضان المبارک کی صبح ہی تشریف لے آئیں)

۲۔ سکیورٹی اور انتظامیہ سے بھرپور تعاون کریں۔ ۳۔ہر شخص اپنی اور اپنے سامان کی خود چیکنگ کروائے۔

۴۔ اعتکاف گاہ میں داخلہ ٹوکن کے بغیر نہ ہوگا۔ لہٰذا ایڈوانس بکنگ والے احباب اپنا ٹوکن ہمراہ لائیں۔

۵۔ موبائل فون اور قیمتی اشیاء بنک میں جمع کرواکر رسید حاصل کریں۔

۶۔ موبائل لانے سے اجتناب کریں، ضروری رابطے کے لئے PCO کی سہولت دستیاب ہوگی۔

۷۔ شہراعتکاف میں موبائل فون کے استعمال سے معتکفین ڈسٹرب ہوتے ہیں جس سے یکسوئی متاثر ہوتی ہے نیز موبائل

فون گم ہونے کی صورت میں انتظامیہ ذمہ دار نہیں ہوگی، آپ خود خیال رکھیں۔
نوٹ: انتظامیہ سے ہر ممکن تعاون فرمائیں تاکہ انتظامیہ آپ کو بہتر سے بہتر سہولیات فراہم کرسکے۔

3۔دورانِ اعتکاف: ا۔معتکفین پر انتظامیہ کے ساتھ ہر قسم کا تعاون لازم ہوگا۔

۲۔ کسی قسم کی شکایت کی صورت میں اپنے بلاک انچارج سے رابطہ کریں۔ ہر بلاک میں انتظامیہ کا ڈیسک موجود ہوگا تاکہ آپ کا مسئلہ فوری طور پر حل ہوسکے۔
۳۔ ڈسپلن کے لیے ضروری ہے کہ ہر معتکف کے پاس جس بلاک کا کارڈ ہے وہ وہیں رہ سکتا ہے۔ دوسرے بلاک میں جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ آسانی کے لیے ہر بلاک کے کارڈ کا نام اور رنگ دوسرے بلاک سے مختلف ہے۔
۴۔ آرام کے وقت آرام ضرور کریں تاکہ اگلے دن Fresh ہوکر معمولات سرانجام دے سکیں۔
۵۔ دیگر معتکفین بالخصوص بزرگوں کا خیال رکھیں اور اعتکاف گاہ میں موجود سہولیات کیلئے بزرگوں کو ترجیح دیں۔
۶۔ مشکلات زندگی کا حصہ ہیں اور قرب الٰہی بغیر مشکلات اور صبر کے ممکن نہیں، اس لیے دس روز پیش آنے والی مشکلات کو صبر وتحمل سے برداشت کریں کیونکہ روزے سے برداشت اور صبر کا سبق ملتا ہے۔
۷۔ کسی مسئلہ کے حل نہ ہونے پر پریشانی کی صورت میں شور شرابہ اور ماحول خراب کرنے کے بجائے انتظامیہ سے رابطہ کریں۔ ۸۔شیڈول کے مطابق نظام پر بہر صورت عمل کریں۔
۹۔ قرآن وحدیث کی روشنی بکھیرتا ہوا قائد محترم کا خطاب ہی حاصل اعتکاف ہے اس کو کسی قیمت پر Miss نہ کریں۔
۱۰۔ اعتکاف ایک ایسی سنت ہے جس میں اس کی روح کو مدنظر رکھنا لازمی امر ہے۔ لہٰذا اعتکاف میں تفریح کیلئے نہ آئیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے حصول اور گناہوں سے توبہ کیلئے اعتکاف کریں اور اسکے جملہ تقاضے پورے کریں۔ ۱۱۔ اپنے سامان کی خود حفاظت کریں۔
۱۲۔ ایک دوسرے سے حسن سلوک سے پیش آئیں نیز عملی طور پر باہمی مدد، خدمت وقربانی کے جذبے کے ساتھ اعتکاف میں آئیں۔
۱۳۔ جن احباب کے ساتھ خواتین بھی آئیں وہ احباب، خواتین اعتکاف گاہ میں ملنے کیلئے جانے یا فون کرنے سے اجتناب کریں۔
۱۴۔ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ کوڑا کرکٹ وضو خانہ اور باتھ روم کی جگہ نہ پھینکیں بلکہ کوڑے والے ڈرم میں پھینکیں۔
۱۵۔ سیکیورٹی کے پیش نظر اپنے اردگرد کے ماحول اور افراد پر کڑی نظر رکھیں۔ کسی بھی مشکوک فرد یا لاوارث سامان/ شاپنگ بیگ، تھیلا وغیرہ دیکھنے کی صورت میں فوری انتظامیہ کو اطلاع کریں۔
۱۶۔ انتظامیہ کی طرف سے جاری فیڈ بیک پروفارمہ اور کوائف فارم ضرور پر کریں۔
۱۷۔ دوسروں کیلئے آسانیاں پیدا کریں۔ ایسا کوئی کام نہ کریں جس سے گردونواح کے معتکفین کو کسی قسم کی تکلیف پہنچے۔
۱۸۔ آپ اپنی زکوٰۃ وعطیات اور فطرانہ منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن کے کیمپ پر جمع کرواسکتے ہیں۔
۱۹۔ معتکفین اپنے بلاک کے حلقے میں رہیں صرف نماز کی ادائیگی وخطاب سننے کیلئے مسجد میں تشریف لائیں۔

4۔واپسی: ا۔واپسی کیلئے ٹرانسپورٹ کا بندوبست بروقت کریں اور منتظمین کو اپنی ڈیمانڈ 26 رمضان المبارک تک فراہم کردیں۔

۲۔ اپنا مکمل سامان ساتھ لے کر جائیں (شیخ الاسلام کے خطابات کی DVDs، CDs اور کتب زیادہ سے زیادہ اپنے ہمراہ لے کر جائیں)۔ ۳۔اپنی آسانی کے لئے دوسروں کیلئے مشکلات پیدا نہ کریں۔
۴۔ اپنے حلقے کی صفائی ضرور کرکے جائیں کیوں کہ عید کے فوراً بعد سکول کے ننھے منے طلباء نے تعلیم کیلئے یہاں آنا ہے۔

خرم نواز گنڈا پور (ناظم اعلیٰ وسربراہ شہر اعتکاف) 0301-5140075

محمد جوّاد حامد (ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن واجتماعات وسیکرٹری شہرِ اعتکاف)

0333-4244365,0315-3653651,042-35163843

جنوبی پنجاب میں قرآنی انسائیکلوپیڈیا کی تقاریبِ رونمائی ڈاکٹر حسن محی الدین قادری کی خصوصی شرکت اور خطابات

اجلاس مرکزی مجلس شوریٰ میں شیخ الاسلام کی خصوصی شرکت و خطاب

Monthly
MINHAJ-UL-QURAN
MAY-2019
LAHORE
Regd CPL No.41

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرُالقادری کی سنگت میں اعتکاف کریں

فقہی نشستیں، تربیتی حلقے، محافل قرأت و نعت، مجالسِ ذکر، خصوصی وظائف

خصوصی شرکت
ڈاکٹر حسن محی الدین قادری ✦ ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

خواتین کے لیے الگ اعتکاف گاہ کا انتظام
تفصیلات صفحہ 39 پر ملاحظہ فرمائیں

7 رمضان المبارک تک رجسٹریشن فیس -/2300 روپے ہے۔ 7 رمضان المبارک تا 15 رمضان المبارک رجسٹریشن فیس -/2700 روپے ہے۔ 15 رمضان المبارک کے بعد رجسٹریشن نہیں کی جائے گی۔

منجانب: نظامتِ اجتماعات تحریک منہاج القرآن

Tel:042-111-140-140
042-35163843
Cell:0333-4244365
0315-3653651

TahirulQadri TahirulQadri www.minhaj.org www.itikaf.com